TEST BROWN WITH THE BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226156
UNIVERSAL
LIBRARY

ھو الغنی

قُل ہٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ

بامداد اللہ الودود درین زمان مسعود ان
مجموعہ نسخۂ نادر الوجود مشتمل بر چند مسائل شرعیہ
و ارشادات معنویہ و ادعیہ ضروریہ مسمّٰی بہ

کتاب ہدایۃ الشیخ

مؤلفہ واعظ بےنظیر مولانا مولوی حافظ محمد عبد الہادی صاحب دام فیضہ

بفرمایش جناب ابو الذکا عبد القادر صاحب قاضی علاقہ تونیجانہ گوشہ محل
باہتمام جناب محمد علی صاحب جنیئٹ جناب عبد الکریم صاحب منشی مجلس وضع قوانین

در مطبع محمودی کشاہی مطبوع گردید

۱۳۲۳ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الذی ارشدنا طریق اتباع الرسول
باتباع اہل الذکر الصالحین والصلوۃ والسلام علی اشرف المرسلین
سیدنا محمد وآلہ وصحبہ واولیاء امتہ اجمعین۔ اما بعد
فقیر حقیر خاکپائے مومنین خادم مسلمین کمترین خدام و کہترین مریدان و خاک روب
آستانۂ علیہ حضرت شریعت پناہ حقیقت آگاہ ہادی دین متین عمدۃ السالکین
زبدۃ العارفین یادگار سلف بقیہ خلف مولانا الحافظ الحاج الغازی فی سبیل اللہ
الصمد مرشدنا وہادینا مولوی رشید احمد محدث گنگوہی قدس سرہٗ برادران دینی کی
خدمت میں عرض کرتا ہے کہ فی زمانناؔ اکثر لوگ بغیر اتباع شریعت نبوی اذکار و
اشغال میں مشغول ہوتے اور انواع و اقسام کی محنتیں اٹھاتے ہیں لیکن حصول
مقصود میں قاصر رہتے ہیں سبب اوسکا یہ ہے کہ ذکر و شغل سے نفع لینا اور
معرفت الہی و تصفیۂ قلبی کا حاصل کرنا درستی عقائد و اعمال صالحہ پر موقوف ہے

جو کوئی شرع پر جسقدر مضبوط ہے اتنے ہی اوس کی ولایت ہے سید الاولیا حضرت
جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہماری کرامت یہی ہے کہ اس قدر مدت
مین کوئی کام بفضلہ تعالی خلاف شرع نہ ہوا اور حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین
کہ بارگاہ ایزدی تک اڑنے کے لئے دو بازو ضرور ہین ایک تو اعتقاد موافق
ائمہ سنت وجماعت اور دوسرا اعمال صالحہ پس سالک کو چاہئے کہ پہلے اپنے
ظاہری و باطنی اعمال کو موافق شرع شریف درست کرے اور ممنوعات شرعی سے
پرہیز کرے اور تقوی پرہیزگاری کو اپنا شعار بنالے اور ہر حال مین اعمال سنت کو
نگاہ رکھے اور منہیات و مشتبہات سے احتراز کرے اگر کوئی گناہ ہوجاوے تو جلد
توبہ کرلے اور استغفار و اعمال سے اوسکا تدارک کرے پھر حسب اجازت مرشد اذکار
و اشغال مین ہمہ تن مصروف رہے اور اللہ تعالی پر بھروسہ رکھے کہ وہ محنت
والون کی اجر کو رائگان نہین فرماتا۔ اِنَّ اللهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْعَامِلِينَ بنا رعلیہ
یہہ مختصر رسالہ مشتمل بر چند تعلیمات و ارشادات ضروریہ مسمی بہ ہدایات رشیدیہ ہدیہ
ناظرین کیا جاتا ہے ہر چند ارادہ ہوا کہ ہر مسئلہ کی دلیل بھی درج کی جاوے
لیکن بخوف طوالت کتاب و ملالت احباب اسکا حذف کرنا اولی تصور کیا گیا امید کہ
احباب اطیاب خصوصا برادران طریقت و طالبان معرفت اس پر عمل کرینگے
اور اس عاصی کو اپنے اوقات مخصوصہ مین بدعائے خیر یاد فرماوینگے اور جہان
غلطی نظر آئے تصحیح سے زینت بخشینگے واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین۔ اللہ تعالی
کی ذات وصفات پر سیدھا سادھا اعتقاد رکھو اپنے علم یا عقل کے زور سے
اوس مین نکتے اور باریکیان مت نکالو۔ وہ تعالی مخلوق کی صفتون سے

پاک ہے اور قرآن مجید و حدیث شریف مین بعض جگہ جو ایسی باتون سے خبر دی گئی ہے اون کے معنی کو بہتر یہی ہے کہ اللہ تعالی کے حوالہ کرین کہ وہی اسکی حقیقت جانتا ہے اور کہین کہ ہم بغیر کھوج کرنے کے ان باتون پر ایمان اور یقین رکھتے ہین۔ ایسے باتون مین غور کرنا کہ اُن سے کیا مراد اور اونکی کیا حقیقت ہے بیشک بڑی جرات ہے اپنے صفتون کی حقیقت تو پوری معلوم نہین اللہ جلشانہ کی ذات وصفات کی حقیقتین کیونکر سمجھہ مین آسکتی ہین ان تحقیقات مین مشغول ہوکر قیام قیامت تک بھی حقیقت کا پتہ لگنے کی اُمید نہین خواہ مخواہ اپنا وقت عزیز ضایع کرنا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ خلاصہ آیتہ یہہ ہے کہ جن کے دلون مین کجی ہے وہی لوگ آیات متشابہات کے پیچھے پڑتے ہین اور علماء راسخین اس قدر پر اکتفا کرتے ہین کہ سب کلام الٰہی ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہین وبس۔ مخفی نہ رہے کہ لفظ اِلَّا اللّٰهُ کے وقف پر اختلاف ہونے کی وجہ سے علماء دین نے تاویل مالیق باللہ تعالی کو درست رکھا ہے یہہ بحث نہایت طویل ہے یہہ رسالہ مختصر اوس کی گنجایش نہین رکھتا بس سیدھی بات یہی ہے کہ مجملاً اعتقاد رکھے کہ خدا تعالی نے جو کچھہ ارشاد فرمایا ہے حق ہے۔ زیادہ تفتیش کی ضرورت نہین نہ ہمکو اسبات کا حکم ہوا ہے نہ ہم سے اسکا سوال ہوگا۔ البتہ یقینی طور پر

پر یہہ اعتقاد رکھی کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہماری صفتون کے مانند نہین
دین کی جو بات اپنی سمجھہ مین نہ آوے اُس مین اپنی سمجھہ کا قصور سمجھین
دین مین شبہہ نہ نکالین عالم مین جو کچھہ بھلا بُرا ہوتا ہے سبکو اللہ تعالیٰ اسکے
ہونے کی آگے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا
کرتا ہے۔ تقدیر اسیکا نام ہے اور بُری چیزون کی پیدا کرنے مین بہت
بہید ہین ان کو ہر کوئی نہین جانتا۔ تقدیر کے مسئلہ مین کبھی غور اور بحث نکرین
کہ اسکا انجام گمراہی ہے۔ مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہون سے
بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہین رکہتا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ہر طرح تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا ہوجاتا ہے
ایسے شخص کو ولی کہتے ہین اور اس سے کبھی ایسی باتین ظاہر ہوتی ہین
جو اورون سے نہین ہوسکتین ایسے باتون کو کرامت کہتے ہین۔ ولی کتنے
ہی بڑے درجہ کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر ہو نہین سکتا۔ خدائتعالیٰ کا کیسا ہی
پیارا ہوجائے مگر جب تک ہوش حواس درست رہین شریعت کا پابند رہنا
فرض ہے نماز روزہ اور کوئی عبادت معاف نہین ہوتی اور جو باتین
گناہ کی ہین وہ اوس کے لئے درست نہین ہوجاتین جو شخص شریعت
کے خلاف ہو وہ خدائتعالیٰ کا دوست ہو نہین سکتا اگر اوس کے ہاتھہ سے
کوئی خرق عادت ظاہر ہو تو وہ کرامت نہین بلکہ استدراج ہے اوس پر اعتقاد
درست نہین۔ ولی لوگون کو بعضی بہید کی باتین سوتے یا جاگتے مین معلوم
ہوجاتی ہین اوس کو کشف والہام کہتے ہین اگر وہ موافق شرع شریف ہے

تو قبول ہے اور اگر خلاف ہے تو نہین۔ اگر بزرگون کی تقریر یا تحریر مین
کوئی بات خلاف شرع معلوم ہوئی تو اپنا عقیدہ موافق شرع کے رکھین
مگر ان بزرگون کو برا نہ کہین بلکہ یون سمجھین کہ اون کا مطلب ہماری سمجھ مین
نہین آیا۔ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کی سب
باتین قرآن مجید و حدیث شریف مین تبلا دین اب کوئی نئی بات دین مین
نکالنا درست نہین ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہین بدعت بہت بڑا گناہ
ہے البتہ بعض باریک باتین دین کی جو ہر شخص کے سمجھ مین نہین آتی
ہین اگلے زمانے کے بڑے بڑے عالمون نے اپنے علم کے زور سے قرآن مجید
اور حدیث شریف سے سمجھکر دوسرون کو بھی تبلا دین ایسے عالمون کو مجتہد
کہتے ہین مجتہد بہت ہوئے ان مین چار بہت مشہور ہین جن کی مذہب آج تک

ذکر مذاہب اربعہ

جاری اور باقی ہین حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ
ہندوستان و خراسان مین امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کی پیروی کرنیوالے
زیادہ ہین وہ حنفی کہلاتے ہین اسیطرح نفس کے سنوارنے کے طریقے

ذکر مشائخ چہار اربعہ

قرآن و حدیث کے موافق ولی لوگون نے اپنے دل کی روشنی سے سمجھکر
تبلائے ایسے لوگ شیخ کہلاتے ہین شیخ بہت ہوئے مگر ان مین چار
زیادہ مشہور ہین۔ حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی
قدس سرہ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی قدس سرہ حضرت شیخ شہاب الدین
سہروردی قدس سرہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری قدس سرہ جن کا

اور شیخ سے اعتقاد ہو اُن کی پیروی بجان و دل کریں ۔ بزرگوں کا اتباع
سلامتی کا طریق ہے اور خود رائے میں خرابی کا خوف ہے بس طریق
ظاہر میں عالم حنفی کو مذہب حنفی کا اور عامی کو کسی حنفی عالم کا اور طریق باطن میں
شیخ کامل کا اتباع لازم کر لے بلکہ کوئی کام نیا دین یا دنیا کا بغیر اوس کے
اجازت کے نکرنا چاہیے البتہ اگر کوئی عالم یا درویش کھلم کھلا خلاف شرع
کوئی کام یا بات بتلانے لگے اس میں اسکا کہنا مانیں ۔ اگر شیطان کسی عقیدے
میں وسوسہ ڈالے تو لاحول پڑھکر اوس کو دفع کر دیں زیادہ اُس کے پیچھے
نہ پڑیں اگر یوں بھی دل سے نہ نکلے تو کسی صوفی عالم سے ذکر کریں اگر اُس کے
جواب سے بھی تشفی نہ ہو تو دل میں کہہ لیں کہ میں بلا دلیل اسبات کی تصدیق کرتا ہوں
اس طریقہ سے شیطان بالکل عاجز اور دفع ہو جاتا ہے ۔ جو بات قرآن و حدیث
سے کھلم کھلے طور پر ثابت ہو اسکا نہ ماننا اور اپنا مطلب بنانے کو دل سے
معنی گھڑ لینا بددینی کی بات ہے ۔ ایمان اُس وقت درست ہوتا ہے
کہ خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو سب باتوں میں سچے
جانے اور ان کو بصدق دلی مان لیوے ۔ خدا اور رسول کے کسی بات
میں بھی شک لانا یا اس کو جھٹلانا یا اُس میں عیب نکالنا یا اُس کے ساتھ مزاخ
اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا ہے ۔ گناہ کتنا ہی بڑا ہو جبتک
اوس کو بُرا سمجھے اُس سے ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور ہو جاتا ہے ۔
خدائے عزوجل سے نڈر یا نا امید ہو جانا کفر ہے کسی سے غیب کی باتیں
پوچھنا اور اُس کا یقین کرنا کفر ہے البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو

کشف و الہام سے اور عام لوگون کو نشانیون سے غیب کی باتین
معلوم ہوتی ہین کسیکا نام لیکر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے اور اگر وہ
اس کے لائق تہا تو خیر نہین تو قائل پر عود کرتی ہے[ف۱]۔ ہان یون کہنا کہ
ظالمون پر یا جہوٹون پر لعنت ہے۔ درست ہے مگر جن کا نام لیکر اللہ
تعالی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے یا اُن کے
کفر کی خبر دی ہے۔ اون کو کافر و ملعون کہنا گناہ نہین لیکن یہہ بات کچہہ
ضروری نہین کہ کسی پر لعنت وغیرہ کرتے رہین قیامت مین اسبات کا
سوال نہ ہوگا کہ تو نے فلان پر کیون لعنت نہ کی ہان یہہ ضرور پوچہا جائیگا
کہ فلان شخص لعنت و تکفیر کے لائق نہ تہا تو نے کس لئے اون کی لعن و
تکفیر کی۔ لہذا سوا ضرورت کے زبان نہ کہولین بلکہ تلاوت قرآن اور
درود شریف وغیرہ مین معمور رکہین جو بات شرع مین بتلائی نہین گئی اسکی
تحقیق نکرین مثلاً قبر مین عذاب کسطرح ہوتا ہے یا روح کیسی ہے وعلیٰ
ہذا القیاس جب آدمی مرجاتا ہے اگر دفن کیا جاوے تو بعد دفن کے
ورنہ جس حال مین ہو اس کے پاس دو فرشتے جن مین ایک کا نام منکر
اور دوسرے کا نام نکیر ہے امتحان کے لئے آکر پوچہتے ہین کہ تیرا رب
کون ہے تیرا نبی کون ہے اور دین تیرا کیا ہے اگر مردہ ایماندار ہوتو
جواب دیتا ہے کہ رب میرا اللہ تعالی اور نبی میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور دین میرا اسلام ہے پہر اوس کے لئے سب طرح کی راحت ہے
اگر ایماندار نہ ہو تو وہ سب باتون مین یہی کہتا ہے کہ مجہے کچہہ خبر نہین

ف۱ یعنے خود کہنے والا کافر یا ملعون ہوجاتا ہے نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ منہ

سوال منکر نکیر در قبر

طریق ایصال ثواب

پھر اوس پر بڑی سختی ہوتی ہے اللہ تعالی سب مسلمانون پر رحم فرماوے
اور بعضون کو اس امتحان سے معاف ہی رکھتے ہین - یہہ سب باتین مردی کو
معلوم ہوتی ہین اور ہم لوگ نہین دیکھتے جیسا سوتا آدمی خواب مین سب کچھ
دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اوس کے پاس بیٹھا ہوا بے خبر ہے مُردے کے
لئے دعا کرنے یا خیر خیرات وغیرہ بخشنے سے اوس کو ثواب پہنچتا ہے اور
اوس سے وہ بہت خوش ہوتا اور اوس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے - بہتر ہے کہ
نیک نیت و حسن اعتقاد سے کہ جس مین ریا و تفاخر کو دخل نہ ہو میت کو ثواب
پہنچاوین کہ اس طرح کے ایصال ثواب مین سب کا اتفاق ہے کوئی تردد
اور اختلاف اس مین نہین ہے باقی وہ التزامات جس کے لئے ثبوت شرعی
نہین ہے فضول ہین ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوۃ و التسلیم کو

[illegible]

جس مسلمان نے دیکھا اور ایمان پر وفات پائی اوس کو صحابیؓ کہتے ہین اون کے
بڑی بڑی بزرگیان ہین اون سب سے محبت اور حسن اعتقاد رکھنا چاہئے
اون کے شان مین ہرگز کوئی لفظ بے ادبی کا نہ کہین اور ایسی حکایتین جس مین
اون پر اعتراض آتا ہو وہ کہین اور نہ سنین جو شخص ظاہر الشرع شریف کا مخالف
ہو اوس کی صحبت دارین مین ضرر عظیم رکھتی ہے - بجز حق تعالی کے

ذکر صحابہ

کسیکو نفع و نقصان کا مختار نہ سمجھین ہان توسل بزرگان مثلاً یون کہنا کہ
یا اللہ فلان نبی یا ولی کے صدقہ یا وسیلہ یا طفیل یا حرمت سے میری حاجت
روا فرما - یا مزار کے نزدیک بعد فاتحہ وغیرہ کے کہنا کہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ
اگر ولی ہین تو یا ولی اللہ یا اور کوئی لفظ جو اون کی شان کے لائق ہو کہکر

توسل بزرگان

بکمال ادب عرض کرنا کہ آپ مقربان بارگاہ الٰہی سے ہین میری مطلب برآری
کے لئے دعا فرمائے درست ہے کسی مشکل کام مین اگر یون کہین کہ یا اللہ
میرا فلان کام ہوجائے تو اس قدر نقد یا طعام مساکین کو تقسیم کرکے تیرے
فلان مقبول بندے کو ثواب بخشونگا تو بیشک جائز ہے اور وہ کام ہوجانیکے
بعد یہہ ایصال ثواب واجب ہوجاتا ہے۔ زیارت قبور سُنّت ہے

زیارت قبور

اور اُس مین بہت فائدے اور مصلحتین ہین پس سالک کو اولیٰ وانسب ہے
کہ قبور اولیا سے فیض اور قبور عام مومنین سے عبرت و ثواب حاصل کیا کرے
ہان البتہ جہان خلاف شرع کوئی کام ہو وہان جانے سے پرہیز کرے۔ اکثر

اسراف

تقریبات اور شادیون مین محض نام آوری اور خوف طعن و تشنیع سے خصوصًا
بُرے کامون مین اللہ کی پناہ اپنی وسعت سے زیادہ اسراف کیا جاتا ہے
یہہ بالکل حرام ہے۔ اور بعض رسوم تو ایمان کی تاریکی کرنے والے ہین بلا قید
کسی رسم کے سیدھا سادہ نکاح مناسب خرچ کے ساتھہ کرنا چاہئے۔ جو رشتہ دار

پردہ عورات

شرعًا محرم نہین مثلًا خالہ زاد ماموزاد پھوپی زاد بھائی یا بہنوئی یا دیور وغیرہم
جوان عورت کو اون کے روبرو آنا اور بے تکلف باتین کرنا ہرگز نہ چاہئے
اور اگر مکان کی تنگی یا ہر وقت کی آمد و رفت کی وجہ سے کہرا پردہ نہ ہوسکے
تو سر سے پاؤن تک تمام بدن کسی میلی چادر سے ڈہانک کر شرم و لحاظ سے
بضرورت مجبورًا روبرو آجائے اور کلائی و بازو اور سر کے بال اور پنڈلی
ان سب کا ظاہر کرنا حرام ہے۔ اسیطرح اون لوگون کے روبرو عطر لگاکر
عورت کو آنا جائز نہین اور بجتا ہوا زیور کا پہننا بھی درست نہین۔ بیوہ کے

نکاح کو عیب سمجھنا یا اُس پر طعن و تشنیع کرنا کفر کے قریب ہے۔ راگ
باجے سے دل سیاہ اور تباہ ہو جاتا ہے کبھی ہرگز نہ سنین۔ مُردہ پہ چلا کر
رونا بین کرنا حرام ہے بلکہ جس مجلس مین ایسا ہوتا ہو وہان شریک ہونا
بھی درست نہین اور اگر لامحالہ جانا ہی پڑا تو زبان سے منع کرین اور
اگر منع نکر سکین یا کوئی مانے نہین تو خود وہان سے اوٹھکر دور جا بیٹھین
اور دل مین نفرت رکھین۔ مُردون کو داڑھی منڈوانا یا کترواکر مٹھی سے
کم کر دینا یا لبین ایسے بڑہانا کہ مجالس کفار سے تشبہ ہوتا ہو یا سر بیچ مین کھلوانا
یہہ سب حرام ہے۔ مَردون کو ٹخنون سے نیچے پائجامہ یا لنگی پہنا حرام ہے
پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ کے طرف منھہ اور پیٹھہ کرنا منع ہے پیشاب
یا پاخانہ جاتے وقت جس انگوٹھی مین اللہ و رسول کا یا اپنا نام ہو اتار دین
اور اگر بوٹہ ایسا ہو تو اوس کو بھی ساتھہ نہ لیجا دے۔ وضو مین بعض اوقات
کہنی یا ایڑی وغیرہ خشک رہجاتی ہے تو اس کی خوب احتیاط رکھین غسل
کرنے کی جگہ مین پیشاب نکرین۔ وضو مین انگوٹھی چھلا تنگ چوڑی ہو ضرور
ہلا لیا کرین تاکہ نیچے خشک نہ رہجائے۔ دھوپ سے گرم پانی سے وضو
و غسل وغیرہ نکرین۔ نماز کا وقت تنگ کر کے نماز پڑھنا رکوع سجدہ اچھی
طرح نہ ادا کرنا بڑا گناہ ہے بہت احتیاط رکھین اور دل لگا کر پابندی سے
نماز پڑھا کرین۔ بچون کو نماز پڑھا دین اور دس برس کی عمر مین نہ پڑھین
تو مارین۔ نماز عشا کے بعد جلد سو رہین تاکہ تہجد یا صبح کی نماز برباد نہ ہو۔
نماز قضا کرنا بڑا گناہ ہے اگر اتفاقاً ہو جائے تو حتی الامکان جلد پڑھ لین

طہارت

نماز

مردون کو چاہیے کہ مسجد مین جماعت سے نماز پڑہا کرین کہ بڑا ثواب
اور بہت فضیلتین ہین اور مسجد مین جا کر مسجد کا ادب ملحوظ رکہنا چاہیے ۔ (آداب مسجد)
وہان شور وغل نکرین اگر کوئی بدبودار چیز تمباکو یا لہسن پیاز مولی وغیرہ
استعمال کی ہو تو مسجد مین جانے سے پہلے منہ کو خوب صاف کرلین اور وہان
سودا سلف نکرین ہان معتکف کو مسجد مین کہانا پینا سونا اور ضروری اشیاء
حاضر کرنے کے سودا سلف کرنا درست ہے ۔ امام کو چاہیے کہ ہلکی پہلکی نماز
پڑہاوے کہ جماعت مین ضعیف بیمار صاحب حاجت بہی ہون گے ۔ مسجد (جماعت)
اذان ہونے کے بعد بلا عذر شرعی بغیر نماز پڑہے جانا مکروہ ہے ۔ صف
سیدہی کرین اور امام کے دونون طرف برابر مقتدی رہین اور اگر ایک زائد
ہو تو سیدہے جانب کہڑا ہوجاوے ۔ نماز کے کسی رکن مین امام سے آگے
ہرگز نہ ہون ۔ پہننے کے زیور اور سچے گوٹہ ٹہپہ مین بہی زکوۃ لازم ہے (زکوٰۃ وصدقہ)
حتی الامکان زکوۃ وصدقہ ان غریبون کو پہنچاؤ جو آبرو سے گہر مین
بیٹہے ہین اور سوال نہین کرتے ہین اور پڑوسی و قرابتدار مقدم ہین ۔ غریبون
محتاجون کا خیال رکہو جو کچہہ توفیق ہو ان سے سلوک کیا کرو اور سائل کو کچہہ
نہ کچہہ ضرور دو اگر نہ ہو سکا تو نرمی سے چلادو سختی و جہڑکی ہرگز نہ کرین ۔
روزہ مین زبان اور نگاہ کی بہت حفاظت رکہین اور جب روزہ نہو (روزہ)
تب بہی اسبات کا لحاظ ضروری ہے ۔ جس قدر سہولت سے ہو سکے (تلاوت قرآن)
قرآن مجید کی تلاوت کیا کرین[۵] جس کو نہ آتا ہے سیکہین پہر بہی نہ آوے
تو مجبوری ہے جو سورے اور آیات یاد ہون انہین کو پڑہ لیا کرین یا

[۵] کمتر درجہ تلاوت کا دس آیتین اور متوسط سو آیتین اس سے زیادہ اعلی درجہ مین داخل ہے ۱۲ منہ

چپکے بیٹھے سنا کرین کہ یہہ بھی عبادت ہے - ہر امر مشکل مین دعا خوب مانگا
کرین اگر کام ہونے مین دیر ہو تو تنگ ہوکر چھوڑ نہ دین جس پر حج
فرض ہو دیر کرنا اچھا نہین ہے - بلا ضرورت قسم کہانا خوب نہین - اگر گناہ
کی بات کی قسم کھالی مثلاً فلان مسلمان سے بات نکرونگا یا فلان شخص پر
اس قدر ظلم کرونگا تو ایسے قسم کو توڑ کر کفارہ دیدین - قسم مین یون
نہ کہین کہ اگر مین جھوٹا ہون تو ایمان نصیب نہ ہو یا دوزخ نصیب ہو
اور مثل اسکے ناجائز تعویذ گنڈون کا لکھدینا فال کھولنا نام نکالنا لوگون
کو ٹھگنا نہایت برا ہے ایسے باتون سے بہت احتراز کرین کہ کفر ہے
اگر من جانب اللہ کچھہ حلال مال ملے تو اوس کو قبول کرلین ہان جس مال
کی برائی یقیناً معلوم ہو اُس سے احتراز لازم ہے - جو چیز گناہ کو مدد
دینے والی ہو اوس کو نہ بیچین - اگر تجارت کرین تو جھوٹ نہ بولین دغا
بازی نکرین چیز کا عیب نہ چھپائین کم نہ تولین - سود کا لین دین گواہی تمام
سب کا ایک گناہ ہے - پھل آنے سے پہلے بہار کو فروخت کرنا درست نہین
رہن کی آمدنی امانت ہے اوس سے انتفاع درست نہین اور اگر انتفاع حاصل
کیا تو اوس کو اصل قرض مین محسوب کرین - چاندی سونے کے خریدی مین اور
غلّے کے مبادلہ مین اکثر ناواقفی کی وجہ سے سود لازم آتا ہے اس کے مسائل اچھی
طرح علما سے تحقیق کرلین - اسباب مین مولانا الحافظ الحاج القاری المولوی
الشاہ اشرف علی صاحب تھانوی مدفیوضہم کا رسالہ مسمی بہ صفائی معاملات بہت
خوب اور کافی ہے - سلم مین اگر وقت پر وہ چیز وصول نہ ہو تو اصلی روپیہ
واپس کرلین نرخ لگاکر روپیہ لینا حرام ہے - یہہ معاہدہ کرنا کہ بالفعل رہن ہے

قرض

اور اگر اتنی مدّت تک فک الرہن نہ کیا تو بیع ہو جائے گی حرام ہے - اگر قرضدار
تمہارا غریب ہو تو اوس کو پریشان نہ کرو کچھہ مہلت دو یا تہوڑا یا سب
معاف کر دو - امانت مین بلا اجازت مالک کے کسی طرح کا تصرف حلال نہین
بعینہ حفاظت سے رکھکر مالک کو پہنچانا چاہئے - حلال پیشہ کو گو کہ کم درجہ کا
ہو ذلیل و موجب عار نہ سمجہین - مزدور کی مزدوری اور نوکر کی تنخواہ بہت
جلد ادا کرنا چاہئے کسیکو کوئی چیز دینا ہو تو اپنے پاس یادداشت لکھہ رکہین
نامحرم مرد و عورت کا تنہائی کی جگہ یکجا بیٹھنا گو تعلیم قرآن کے لئے ہو حرام ہے

حق زوج

جب لڑکا لڑکی نکاح کے لایق ہو جاوے دیر نہ کرے اپنی رسمون کی بندوبست
مین لگ کر نکاح مین دیر لگانا ہرگز جائز نہین - بی بی کو چاہئے کہ اپنے
شوہر کی اطاعت و ادب بخوبی بجالائے اُس کے باتون کو کاٹنا زبان
درازی کرنا اُس پر اپنی فضول خرچیون کا بار ڈالنا اور ایسی باتین اواہیات
و خرافات کی فرمایش بڑے گناہ کے باتین ہین البتہ اوس کی طاقت کے
موافق کہانے کپڑے اور رہنے کے مکان کا تقاضا درست ہے - شوہر

حق زوجہ

کو مناسب ہے کہ بی بی کی کج خلقی کو برداشت کرے چہوٹی چہوٹی باتون
مین از خود رفتہ نہ ہو جائین اکثر اوس کی دلجوئی بہی کیا کرے - محض قراین
پر اپنی بی بی یا کسی دوسرے نیکبخت بی بی سے بدگمان ہونا یا اولاد کی
صورت مشابہت سے کسی پر شبہ کرنا حرام ہے - اور قوی قراین
یا یقینی ہوئے پر چشم پوشی کرنا بے غیرتی اور دیوثی ہے - بی بی کو درست
نہین کہ اپنی فضول خرچی یا کسیکو دینے یا رسمون کے پورا کرنے کے

حق زوجین - [illegible] ۱۲

ہتیار کا رکہنا

لئے شوہر کا مال چہپا کر بلا اجازت خرچ کرے۔ ایسے باتون سے بہت
بچنا چاہئے۔ بلاضرورت غلیل چلانا گولی لگانا ممنوع ہے شاید کسی کو گزند
پہنچے۔ اگر دہار والی چیز یا بہری بندوق لیکر مجمع مین گذرنے کا اتفاق ہو تو
دہار اوپر کی جانب کرے تاکہ کسیکو لگ نہ جائے۔ کسیکو اندازہ سے
زیادہ یا وحشیانہ سزا دینا نہایت گناہ ہے۔ کہلا ہوا چاقو دوسرے کے

جہوٹے دعوی مین پہنسانا اور جانور لڑانا وغیرہ

ہاتہہ مین دینا تو بند کرکے دین یا زمین پر رکہدین کہ وہ خود اٹہالے۔ جبتک
مقدمہ کی سچائی معلوم نہ ہو اوس کو دائر کرنا یا اوس کی پیروی کرنا یا کسی قسم
کی اعانت کرنا گناہ ہے۔ جانورون کو آپس مین لڑانا اور کتا بلاضرورت
پالنا درست نہین حرام ہے۔ جو آمدنی حکومت کی وجہ سے ہو کہ اوس کو تحفہ
کہا جاوے رشوت مین داخل ہے۔ سفر مین اپنے رفیقون کے آرام کو
اپنے آرام پر مقدم رکہین۔ جانور پالنا تو اس کی پوری نگرانی رکہین۔

مہمانداری

مہمان کی مدارات کشادہ پیشانی سے کرین کوئی وقت بشرط سہولت
معمول سے زیادہ کوئی چیز بڑہا دین مگر زیادہ تکلف نکرین کہ موجب
تکلیف جانبین ہے۔ پانی تین سانس مین پیا کرین اور پانی مین سانس نہ
چہوڑین۔ شب کو سب برتن کہانے پینے کے بسم اللہ بول کر ڈہانک دین

استعمال دوا جس مین نجس چیز مخلوط ہو

اور دروازہ بسم اللہ پڑہکر بند کرین جلتا چراغ چہوڑکر نہ سودین البتہ
قندیل وغیرہ مین حفاظت سے رکہا ہو تو مضایقہ نہین۔ جس دوا مین شراب
یا اور کوئی حرام و نجس چیز ملی ہو اوسکا استعمال نہ تو کہانے مین کرین اور نہ
لگانے مین البتہ اگر کوئی مرنے ہی لگے اور دوسری کوئی دوا مفید نہ ہو تو

ایسے لاچاری مین بشرطیکہ طبیب حاذق مسلمان ہو بعض علما اجازت دیتے
ہین تاہم پرہیز اولی ہے۔ مردون کو ٹخنے سے نیچا کرتا قبا پائجامہ لنگی پہنا
ممنوع ہے اسیطرح ریشمی یا زرین کپڑا حرام ہے البتہ چار انگل چوڑی گوٹ
بیل پھول درست ہے اور چھوٹے لڑکون کو حرام لباس پہنانا درست
نہین۔ مخالفان دین خصوصاً یہود و نصاری کے وضع کا لباس پہننا حرام ہے
بہت پرہیز رکھین۔ عورت ایسا کپڑا پہنے جس سے ستر عورت اور پردہ
بخوبی ہو بڑے آستینون کا کرتا ناف سے بہت نیچا پہننا مناسب ہے
سیاہ خضاب نکرین کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص ڈاڑھی کالی
کرے اوسکا منہ قیامت مین کالا ہوگا۔ مرد کو کسم اور زعفرانی کپڑا پہننا
حرام ہے اور بالکل سرخ کو اکثر علما منع کرتے ہین۔ جاندار کی تصویر اور
تصویر دار کپڑا اور فحش مضامین گھر مین رکھنا منع ہے۔ چوسر گنجفہ شطرنج
کھیلنا یا کبوتر اڑانا گانے بجانے کا شغل سیٹیان بجانا جانورون کا لڑانا
یہہ سب بیہودہ حرکتین ہین اور ان مین گناہ بھی ہے۔ خلاف شرع
تعویذ گنڈے شگون ٹوٹکہ ہرگز نکرین۔ نجوم و رمل اور ہمزاد کا عمل یہہ سب
باطل ہین پرہیز کرین۔ جن بیماریون سے دوسرون کو نفرت یا تکلیف
ہوتی ہے جیسے گندہ دہن اور خارشت وغیرہ ایسے مریض کو مناسب
ہے کہ حتی الامکان لوگون سے علیحدہ رہے تاکہ کسیکو ایذا نہ ہو۔ اگر
وحشتناک خواب نظر آوے تو بائین طرف تین بار تھو کین اور
اعوذ باللہ آخر تک پڑھکر کروٹ بدل کے سو جائین اور کسی سے ذکر نکرین

وقت خواب

وقت سلام و مصافحہ

انشاء اللہ تعالی کچھہ نقصان نہ ہوگا۔ ہر کس و ناکس سے خواب اپنا
نہ کہین اور اگر اچھے عالم معتبر سے کہین بھی تو جتنا اور جیسا دیکھا ہے
ویسا ہی بیان کرین اپنے دل سے اوسمین بڑہانا گناہ ہے۔ جب
دو مسلمان آپس مین ملین تو سنت کا طریقہ یہی ہے کہ سلام اور
مصافحہ کرین بعضون نے جو سلام کے عوض اور الفاظ بنالئے ہین
اون سے احتراز لازم۔ **تنبیہ** مصافحہ ہر سلام کے ساتھہ کرنا سنت
اور دونون ہاتھہ سے افضل ہے یہہ سنت رسول صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی اس زمانہ مین بالکل متروک ہوگئی ہے مسلمانون
کو چاہئے کہ اس سنت کے طریقہ کو رواج دین۔ جو شخص کسی عبادت جیسی
تلاوت قرآن مجید یا درس دینیات وغیرہ یا کسی گناہ کے کام مین مشغول
ہے یا کسی حاجت طبعی بشری مین لگا ہے جیسے پیشاب وغیرہ تو ایسے
لوگون پر اوس وقت اور ویسی حالت مین سلام نکرین۔ جب اپنے گھر
جانے لگین تو پکارے اور بغیر بلائے نہ جائین شاید کوئی بے پردہ
ہو اور غیر کے گھر مین تو اور زیادہ برا ہے اگرچہ مردانہ ہو اور جب
اندر داخل ہون تو سلام کرتے ہوئے داخل ہون۔ کچھہ دھوپ
اور کچھہ سایہ مین نہ بیٹھین۔ ہر حال اور ہر وقت مین اپنی ستر عورت
کا خیال اور احتیاط رکھین۔ راستے مین نجاست یا کانٹا پتھر وغیرہ
پڑا ہو تو کنارے کر دین۔ دو شخص قصداً مجلس مین ایک جگہ ملکر بات

وقت آداب مجلس

چیت کرنے کے لئے بیٹھین تو اون کے درمیان بلا اجازت نہ بیٹھین

کسیکو اوس کی جگہ سے اوٹھا کر وہان دہ بیٹھین۔ مجلس مین جہان
جگہ ملے بیٹھ جائین۔ لوگون کو پھاند کر ممتاز جگہ جا بیٹھنا نہ چاہیئے

فصل چھینک وغیرہ کے

اور مسجد مین ایسا کرنا اور بھی برا ہے۔ چھینک آوے تو منہہ پر
کپڑا یا ہاتھہ رکھکر پست آواز سے چھینکین چھینکنے والا الحمد للہ
اور سننے والا یرحمک اللہ پھر چھینکنے والا یغفر اللہ لی ولکم کہے کہ یہ
سنت ہے۔ اور بعضون کے نزدیک جواب چھینک کا اسیطرح

فصل بچون کے نام رکھنا

سلام کا دینا واجب الکفایہ ہے اگر محفل مین کوئی بھی جواب نہ دیگا
تو سب گنہگار ہون گے۔ نام ایسا رکھین کہ جس مین فخر نہو اور بالکل
لغو بھی نہو۔ بہتر ہے کہ خدا تعالی کے نام کے ساتھہ عبد ملا کر جیسے عبد اللہ عبد الرحمن
عبد الرحیم وغیرہ یا پیغمبرن کے نام مثلاً ابراہیم و اسمعیل وغیرہ یا بزرگون کے
مانند صدیق و عمر وغیرہ کے نام رکھین و علی ہذا القیاس عورتون کے نام
بھی یعنے عورتون کے نام بھی اچھے رکھین مثلاً خدیجہ۔ مریم رقیہ۔ فاطمہ
وغیرہ زمانہ کو برا نہ کہنا چاہیئے۔ بے اصل باتون کا سننا اور اون کا
ذکر کرنا اچھا نہین۔ کوئی بات کرنا چاہے تو پہلے سوچ لے تاکہ اوسمین

فصل

کوئی دینی یا دنیوی نقصان نہ ہو۔ غصہ مین فحش الفاظ یا ملعون مردود
بے ایمان وغیرہ نہ کہین ایسا ہی کسیکو سنا کہ خدا کی مار یا خدا کی پھٹکار

فصل چغلی وغیرہ

یا خدا کا غضب یا دوزخ نصیب وغیرہ کہنا بہت بری بات ہے
چغلی کھانا اور سننا ہر دو ممنوع ہے۔ غیبت اور جھوٹ بڑے گناہ
ہین ان سے بہت بچے رہین۔ اگر کوئی شخص ہنسی کو بری ماننا ہے

حقوق والدین

حقوق اقارب

تو اوس سے ہنسی نکرین شیخی و تفاخر اور کسی پر طعن و تشنیع کرنا منع ہے
ماں باپ کی تابعداری اور ادب اور خدمت اچھی طرح ادا کرین اور
اگر وہ ناحق بھی کچھہ کہہ لین تو برداشت کر لین۔ اقارب سے سلوک
کرین اور چچا اور بڑے بھائی کو مثل باپ کے سمجھین۔ اولاد کو علم
دین سکھاوین ناجائز نوکریون کے حاصل کرنے کے لیے انگریزی مین
اولاد کو پھنسانا ہرگز مناسب نہین۔ جس سے دوستی اور صحبت رکھنا
چاہیے پہلے اوسکا عقیدہ اور خیالات تحقیق کر لین ورنہ اثر صحبت سے
بگڑ جانیکا خوف ہے۔ اگر کسی سے رنجش ہو جائے تو تین دن کے اندر
غصہ ختم کر کے اوس سے ملجانا چاہیے کسی پر بدگمانی کرنا۔ چھپکر کسیکی
باتین سننا۔ کسیکا خط بلا اجازت پڑھنا منع ہے۔ کوئی شخص اپنے قصور
کی معافی چاہے تو معاف کر دینا چاہیے۔ اور لوگون کی بے تمیزی پر
صبر کیا کرین۔ جب گناہ ہو جائے فوراً توبہ کر لین ایسے ویسے واہی
خیالات سے توبہ مین تاخیر ہرگز نکرین۔ جو امور تقدیری پیش آوین نہایت
استقلال و تحمل سے کام لین بے صبری سے کچھہ فائدہ نہین۔ جو نعمت
ملے چھوٹی ہو یا بڑی اوس پر زبان و دل سے شکر کرین۔ دنیا سے زیادہ
محبت نہ رکھین کہ حب دنیا سب گناہون کا سر ہے بغیر حکم الٰہی کے
کچھہ نہین ہوتا اور جو کچھہ ہوتا ہے بہتر ہوتا ہے۔ مقولہ اولیاء اللہ
ہر چہ از دوست رسد نکوست۔ کا مدام خیال رکھین۔ دین کے کامون
مین بلند ہمت رکھین جو کام کرین خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے

کرین دنیا کی ناموری وغیرہ کا ہرگز خیال نکرین حقتعالی کو ہر وقت
اپنے ظاہر و باطن پر مطلع سمجھین ۔ حرام خواہشون سے نفس کو روکین
خواہ وہ خواہش مال کی یا کھانے کپڑے کی یا نام آوری کی یا کسی نامحرم سے
تعلق رکھنے کی ہو ۔ کسی وقت کسی کام مین غصہ نکرین اور اُس حال مین

حسد کینہ وغیرہ

زبان سے کچھہ نہ کہین کہ آخر ندامت اور حسرت ہوگی ۔ حسد کینہ بخل
حرص ریا وغیرہ ہلاک کرنے والی خصلتین ہین ان سے سخت پرہیز کرین
اپنے کو کسی بات مین کسی پر افضل نہ سمجھین خدا جانے خدا تعالی کے علم

مشورہ

مین کون کیسا ہے ۔ ہر کام مشورت سے کیا کرین جلد بازی اچھی نہین
ہان جن کامون کی بھلائی یا اون کا ضروری ہونا شریعت مین وارد ہوگیا
ہے اون مین مشورت کی کوئی ضرورت نہین بلکہ ایسے کامون کو مشورہ

بری صحبت

پر ڈالنا ایمان مین خلل انداز ہے ۔ بُری صحبت سے بہت پرہیز کرین کہ
اچھے اچھے لوگون کو بگاڑ دیتی ہے ۔ عورتون اور لڑکون کی صحبت یون
تو سب کو مضر ہے لیکن سالک کو نہایت خطرناک ہے ۔ علماء دین و
مشایخ کاملین کی صحبت اور خدمت سے اکثر فیض حاصل کیا کرین ۔

بعض مفید اور ضروری کتب

کتاب مالابدمنہ فارسی یا اردو کیمیائے سعادت یا اوسکا ترجمہ اکسیر ہدایت
پند نامہ شیخ فریدالدین عطار ۔ گلزار ابراہیم ۔ جہاد اکبر ۔ ضیاء القلوب
امداد السلوک ۔ تعلیم الدین یہہ کتابین حتی الامکان اپنے مطالعہ مین

گناہ کبائر

رکھین بہت فائدہ ہوگا ۔ یہہ گناہ بہت بڑے ہین ہمیشہ پرہیز
کرین چار گناہ دل کے شرک ۔ گناہ پر جم جانے کی نیت ۔ رحمت الٰہی سے

ناامید ہونا قہر خدا سے بے خوف ہونا چار گناہ زبان کے ہین جھوٹی
گواہی دینا پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا جھوٹی قسم کہانا۔ جادو کرنا اور
تین گناہ پیٹ کے شراب پینا۔ یتیم کا مال کھانا۔ سود لینا۔ دو گناہ شرمگاہ
سے متعلق ہین زنا اور لواطت دو گناہ۔ ہاتھہ سے علاقہ رکھتے ہین
قتل ناحق اور چوری ایک گناہ پاؤن سے جہاد مین صف جنگ سے بھاگنا
ایک گناہ تمام بدن سے یعنے والدین کی نافرمانی ان کے سوا اور بہت سے
ہین جیسی ترک صلوٰۃ و ترک زکوٰۃ اور بعذر روزہ نہ رکہنا باوجود فرض ہونے
کے حج نہ کرنا غیبت کرنا خلاف شرع حکم دینا کافرون اور بے دینون
خصوصاً یہود و نصاری سے دلی دوستی و رغبت کرنا وغیرہ حق تعالی اپنے
کرم سے سب مسلمانون کو ایسے گناہون سے بچاوے۔ آمین۔
بحرمتہ سید المرسلین علیہ و علی آلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم الدین۔

طریق سلوک

اب کچھہ طریق سلوک اور چند ضروری ارشادات لکھے جاتے ہین شاید
کہ اخوان طریقت فائدہ حاصل کرین اور محبہ ناکارہ کو دعاء خیر سے
یاد فرماوین واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ حق تعالی
فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنی جو لوگ
ہماری راہ مین کوشش کرتے ہین ہم انکو ہماری کئی راہین دکھا دیتے ہین اول جب سالک نے اپنے

تزکیہ نفس

اعمال ظاہری و باطنی کو درست کرلیا تو پھر ان رذائل کو دور کرے۔
رباعی گر چاہے تو اپنے دل کو ہو آئینہ۔ دس چیز سے خالی کرے
اپنا سینہ۔ حرص امل و غضب و دروغ و غیبت۔ بخل و حسد و ریا و کبر و

کینہ ۔ اس کو تجلیہ و تزکیہ نفس کہتے ہین پھر تحلیہ کہ اوصاف حمیدہ کے
حاصل کرنے کے طرف اشارہ ہی عمل مین لاوے **رُباعی**
جو چاہے کہ ہو منزل قربت مین مقیم ۔ تو چیز کرے اپنے نفس کو تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین تفویض و توکل و رضا و تسلیم اور کم کھانا
کم ہونا کم بولنا خلق سے کم ملنا اختیار کرے یہ لہ ایسے امور ہین کہ بلا حصول
ان کے استعداد وصول الی اللہ میسر نہین ہو سکتا اور اس راہ کے طے
کرنے مین سالک کو بڑے بڑے راہزن مکائد شیطانی و مکروہات نفسانی
پیش آتے ہین لہذا صحبت مرشد اور اوسکا اتباع ضرور ہے حق تعالیٰ
فرماتا ہے وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ پس طالب اگر شیخ کامل کی
نظر مین رہکر اوس کی فرمانبرداری کرے اور اس نے تمامی اختیارات
و ارادات اوس کے اختیار مین دیدے تو امید قوی ہے کہ جلد منزل
مقصود کو پہنچے انشاء اللہ تعالیٰ **فائدہ** ۔ طریق سلوک بے انتہا ہین کیونکہ
طالبان حق کے طبایع بہی مختلف ہین اور شیخ کامل کہ طبیب دل ہے
مرید کے مرض کے موافق علاج کرتا ہے اسی لئے فرماتے ہین اَلطُّرُقُ
اِلَی اللّٰہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ ۔ لیکن تین طریق ان مین سے بہت
قریب ہین طریق اخیار ۔ طریق اصحاب مجاہدات و ریاضات ۔ طریق شطاریہ
ان مین سے طریق شطاریہ[۵] اقرب الطریق الی اللہ ہے جو اپنے کو
خلق سے دور اور و ردہ اشتیاق و ذکر و فکر و شکر سے معمور رکہتے ہین
وصول اس طریقہ کا دس چیز سے ہے ۱۔ توبہ یعنے اللہ تعالیٰ کے

تحلیہ

ضرورت شیخ کامل

۵ یعنے عاشقان الٰہی کہ اوس کی طلب مین مضطر و بے قرار اور بے آرام رہا کرتے ہین ۱۲

وصول الی اللہ شطاریہ

سوا ہر مطلوبات سے بیزار ہونا - ۲ زہد یعنے دنیا و مافیہا کو چھوڑ دینا - ۳- **توکل** اور وہ اسباب ظاہری کا ترک کرنا ہے ۴ **قناعت** یعنے شہوات وخواہشات نفسانیہ کا ترک کردینا - ۵ **عزلت** خلق سے انقطاع یعنے جدائی اختیار کرنا - ۶ **توجہ الی اللہ** یعنے ماسوی اللہ سے ایسا اعراض کرنا کہ سوا اس کے کوئی مطلوب و محبوب و مقصود نہ ہے ۷ **صبر** یعنے چھوڑ دینا حظوظ نفسانیہ کو مجاہدہ سے - ۸ **رضا** اور وہ مراد ہے اپنے نفس کی رضا چھوڑنے سے بسبب داخل ہونے رضاء حق تعالی کے اور سونپ دینا ہے خود کو حکم ازلی پر اوس کے - ۹ **ذکر** یعنے ذکر غیر اللہ کا ترک کرنا - ۱۰ **مراقبہ** - یعنے اپنے حول و قوت کو ترک کردینا - پس سالک کو لازم ہے کہ پہلے موافق ارشاد مرشد کے صفات ضمیمہ بشریہ سے نکل کر اوصاف حمیدہ پیدا کرے اور دلکو کدورات غیر اللہ سے پاک و صاف کرے اور سوائے فرائض اور واجبات اور سنن کے بعضے عبادات و اوراد جو مددگار اور قوت بخشنے والے صفائی دل اور جلا دینے والے روح کے ہوں عمل میں لاوے مثلاً نماز تہجد کہ اوس کی چار یا آٹھہ یا بارہ رکعتیں ہیں اور نماز اشراق کہ اوس کے چھہ رکعتیں ہیں اور نماز چاشت کہ چار رکعتیں ہیں بارہ تک - اور صلوۃ الاوابین کہ اوس کے رکعتیں چھہ سے بیس تک ہیں اور چار رکعت قبل عصر اور قبل عشاء اور صلوۃ تسبیح جس کی ترکیب یہہ ہے کہ چار رکعت نماز پڑہیں ہر رکعت میں بعد

سورۂ فاتحہ اور ضم[51] کے سُبْحَانَ اللّٰہِ[52] وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ قیام مین پندرہ بار
پڑھین اور یہی تسبیح رکوع مین بعد معمولی تسبیح کے دس بار اور
نیز بدستور قومہ مین دس بار اور سجدہ مین معمولی تسبیح
کے بعد دس مرتبہ اور جلسہ مین دس دفعہ اور دوسرے
سجدہ مین دس بار اور دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھکر دس بار
پس ہر رکعت مین پچھتر بار اور چار رکعت مین تین سو بار ہوتے ہین
اگر ممکن ہو تو ہر روز اس نماز کو پڑھین ورنہ ہفتہ مین ایک بار ورنہ
ماہ مین ایک بار یا سال مین ایک دفعہ اتنا بھی نہ ہو سکے تو تمام عمر مین
ایک بار پڑھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ نماز اپنے چچا
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سکھلائی اور اس سے صغیرہ کبیرہ خطأً
اور عمداً سِرًّا اور جہراً گناہ بخشے جاتے ہین۔ اور تین روزے ایام
بیض کے یعنے ہر چاند کی تیرہوین چودہوین پندرہوین تاریخ
روزہ رکھے اور ہر ہفتہ مین پنجشنبہ اور جمعہ اور دوشنبہ کا روزہ
بھی رکھے۔ اور چھے روزے ماہ شوال اور نو روزے اوّل
ماہ ذی الحج کے اور روزہ عاشورہ محرم کا اور ابتداء ماہ رجب
اور شعبان کے آٹھہ روزے رکھے اور درمیان سنت وفرض

[51] بعض روایتون مین یہہ چار سورتین آئی ہین الھٰکم التکاثر۔ والعصر قل یا ایہا الکافرون قل ہو اللہ۔ انکے سوا جو سورتے چاہین پڑھنا درست ہے لیکن مذکور سورتین بہتر ہین ۱۲

[52] پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے واسطے ہے اور کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے ۱۲

روزۂ نفل

اکتالیس بار سورۂ فاتحہ حضور دل سے معنون پر خیال کرکے پڑھے نماز
صبح و مغرب کے بعد زانو بدلنے اور بات کرنے کے آگے - لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ
وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ - دس بار
اور صبح کے بعد لیس ایک بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سو بار
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مع بسم اللہ کے
ایک سو ایکبار اور کلمۂ طیب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ -
سو بار اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ
تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا یَا اَللّٰہُ بحضور قلب اور یَا
حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ
الْاِکْرَامِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ دونوں دعا اکتالیس مرتبہ پڑھے
اور درود شریف یہ یعنے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْئٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ
سو بار اور بعد نماز ظہر کے سو بار کلمہ طیبہ اور سو بار درود شریف
سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا ایک بار اور پانسو بار اَللّٰہُ الصَّمَدُ اور اکیس بار
سورۂ اذا جاء اور ایک حزب دلائل الخیرات کا اور بعد عصر کے
سورۂ یٰسٓ یا عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ ایک بار اور آیہ کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو بار اور بعد نماز مغرب کے
اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِكَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا
یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ حضور قلب کے ساتھ اکتالیس مرتبہ پڑہیں اور سورہ واقعہ
یکبار کلمہ طیبہ سو بار درود شریف سو بار پڑہا کریں بعد نماز عشا سورہ تنزیل اور
سورہ ملک ایک ایک بار کلمہ طیب سو بار درود شریف سو بار اور ایک
مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ بحضور قلب پڑہے اور
صبح وشام پانچون کلمے اور ایمان مجمل اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ كَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِهٖ
وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِهٖ اور ایمان مفصل یعنے اٰمَنْتُ
بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ
خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
اور اللہ جل شانہ کے ننانوے نام اور سید الاستغفار یعنے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی
عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ
وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا
اَنْتَ ایک ایکبار اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورہ تک ایک مرتبہ اور
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار
پڑہکر آیات آخر سورہ حشر یعنے ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ
سے آخر تک یکبار بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ
فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین بار اور

۵۱ یا اللہ تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے اقرار اور وعدہ پر ہوں موافق میری طاقت کے تیری ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہیں اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس میرے گناہ بخش دے کیونکہ سوا تیرے گناہوں کا

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ نَبِیًّا تین بار اور اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار اور
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ سات مرتبہ اور اگر نہ ہو سکے تو ایک
بار دعائے حزب البحر اور بعد نماز صبح قبل طلوع آفتاب اور بعد نماز عصر
قبل غروب مسبعات عشر یعنے سورۂ فاتحہ اور سورۂ ناس سورۂ الفلق سورۂ
اخلاص سورۂ کافرون آیۃ الکرسی کلمۂ تمجید درود شریف۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
وَلِوَالِدَیَّ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ تک اور اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ
اِفْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ
لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ
رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ان دس چیزوں کو سات سات مرتبہ پڑھیں ہر
نماز پنجگانہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک دفعہ اور سبحان اللّٰہ اور الحمد للّٰہ
اور اللّٰہ اکبر ہر ایک تینتیس مرتبہ پڑھیں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار اور اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَمِنَ النَّارِ
ایک بار نماز فرض سے سلام پھیرتے ہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تین بار
اور اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایک بار اور اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ

وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ایک بار اور بعد سنت مغرب کے
یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ[ف۱] ایک بار
پڑہین ایسے ہی ہر ایک موقع اور ہر کام اور ہر وقت کی دعا کتب حادیث
وغیرہ سے یاد کرکے پڑہا کرین - کہانا شروع کرتے وقت یہہ پڑہے
اَللّٰهُمَّ[ف۲] بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ اور بعد
کہانے کے فارغ ہونے کے یہہ پڑہے اَلْحَمْدُ[ف۳] لِلّٰهِ الَّذِيْ
اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پاخانہ جاتے وقت
پہلے بایان قدم رکہے اور یہہ پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤن باہر
رکہے اور یہہ پڑہے غُفْرَانَكَ[ف۴] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ
عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ مسجد کو جلتے ہوئے دروازے مین اول
سیدہا قدم رکہے اور یہہ پڑہے رَبِّ[ف۵] اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ اور درود شریف بہی پڑہے اور جب مسجد مین پہنچے تو کہے اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور مسجد سے نکلتے وقت دروازہ سے
پہلے بایان قدم نکالے اور یہہ پڑہے رَبِّ[ف۶] اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ
لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ سوتے وقت سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی چارون
قل[ف۷] ایک ایک بار پڑہکر ہاتہون پر دم کرکے اپنے بدن پر جہانتک ہاتہ
پہنچے پہیرے ایسا ہی تین بار کرے اور یہہ دعا پڑہکر سورہے -

ف۱ اے دلون کے پہیرنے والے ثابت رکہہ ہمارے دلون کو تیرے دین پر ۱۲ ف۲ یا اللہ ہمکو اسمین برکت دے اور ہمکو اس سے بہتر کہلا ۱۲ ف۳ سب تعریف ہے اللہ تعالی کو جس نے ہمکو کہلایا اور پلایا اور ہمکو مسلمانون سے گردانا ۱۲ ف۴ مغفرت مانگتا ہون تیری سب تعریف اللہ کو جس نے دور کیا مجہ سے ایذا اور عافیت دی مجکو ف۵ یا اللہ میرے گناہ بخشدے اور کہول میرے لئے دروازے تیری رحمت کے ۱۲ ف۶ یا اللہ میرے گناہ بخشدے اور میرے لئے کہولدے دروازے تیرے فضل کے ف۷ یعنے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۱۲

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ
اور بھی بہت سے دعائیں آئے ہین اور جب نیند سے بیدار ہو یہ پڑہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ
ایک بار اور کلمہ توحید ایکبار تبہ - اور اگر ممکن ہو تو معشرات السبع یعنے
اَللّٰهُ اَكْبَرُ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ - سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ - لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ
الْقِیٰمَةِ ان ساتون کلمون کو دس دس بار پڑہین ہر وقت اٹھتے بیٹھتے
بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ
پڑھنے کا معمول رکہین اور اگر زیادہ اوراد مطلوب ہو تو کتب حدیث
مثل حصن حصین وحزب اعظم وغیرہ سے لیکر عمل مین لاوین باقی ہر حال مین
اذکار اور اشغال قلبیہ مین مشغول رہین جس سے تصفیہ باطن کا ہو کر محبت و
معرفت الٰہی حاصل ہو - جاننا چاہیے کہ ذکر کئے قسم کا ہے منجملہ اون کے
سلطان الاذکار ہے کہ جب دل ذاکر کا ذکر اللہ سے متحرک اور ذکر زبان
دل سے مسموع ہو تو وہ حرکت دل سے بدن مین پراگندہ ہوتی ہے طالب
کو چاہیے کہ اوس کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ توجہ قلب کے جانب رکہے کبھی
ہاتھ کبھی پیر اور کبھی سر بیساختہ متحرک ہوتا ہے اور جب ذکر کا نور منتشر
ہو جائے تہوڑی سی مدت مین تمام اطراف بدن کو محیط ہو جاتا ہے اور

سر سے ناخن پا تک ذکر سے معمور ہو جاتا ہے اور حالات مختلف جیسے ہنسی
اور کبھی رونا کبھی افسردگی اور کبھی حیرانی کبھی پریشانی ظاہر ہوتی ہے
لیکن ان تمام کے طرف التفات نکرے بلکہ ذکر و فکر مین جو مقصود اصلی
ہے مشغول رہے تبائید الٰہی ایسا ہو جاتا ہے کہ بیکم تنبہ سارے بدن سے
ذکر اللہ تعالیٰ کا سنا جاتا ہے اور تمامی اعضا دل کے ساتھ موافقت کرنے
لگتے ہین اس وقت بہت لذّت پائی جاتی ہے اور ذاکر ذکر کی آواز اپنے
کان سے سنتا ہے اور دوسرا نہین سنتا ہان ذاکر کے دل کا ذکر سالک
البتہ سن سکتا ہے۔ سالک کو چاہیے کہ یاد الٰہی سے تمامی غیر اللہ کو فراموش
کرے تاکہ حضور قلب سے قرب و معیت حق تعالیٰ کی حاصل آوے۔ حدیث
قدسی مین وارد ہے اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَکَرَنِیْ وَتَحَرَّکَتْ بِیْ شَفَتَاہُ
وَاَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ اور مقصود ذکر سے حصول مذکور ہے حضور
قلب سے ہر عمل و فعل کا اوس سے حصول مطلوب ہے وہ ذکر ہے کلمہ ہو یا
تلاوت قرآن مجید یا درود وغیرہ وغیرہ پس طالب کو چاہیے کہ ذکر الٰہی
مین ایسا مستغرق ہو جائے کہ غیر اللہ کو اور خود کو فراموش کر دے کیونکہ
وصول الی اللہ بغیر نفی ماسوی اللہ کے ممکن نہین ہے جب اس مرتبہ
کو پہنچے زہد و تقوی و توکل و عزلت و قناعت و صبر و تسلیم و رضا
وغیرہ بے قصد حاصل ہوتے ہین۔ ذکر کے چار قسم ہین ذکر ناسوتی مثلاً
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور ذکر ملکوتی جیسے اِلَّا اللّٰہُ اور ذکر جبروتی
جیسے اَللّٰہُ اور ذکر لاہوتی مانند ھُوْ ھُوْ کے منجملہ ان اذکار کے

٥ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین ہمنشین بندہ کے ساتھ ہون جب مجھے یاد کرے اور لب اوس کے حرکت کرین اور مجکو یاد کرنیوالے کا مین ہمنشین ہون

جو بزرگان طریقت نے تصفیۂ قلب اور تجلیۂ روح کے لئے تجویز
کئے ہین بارہ[۱۲] تسبیح ہین کہ معمول حضرات چشتیہ کا یہ ہے کہ بعد نماز تہجد کسی
تنگ و تاریک مقام مین کہ وہان متاع اور شور شغب نہ ہو با طہارت
کامل عجز و زاری سے ہاتھ اٹھا کر اس دعا کو بحضور قلب تین یا پانچ یا
سات بار پڑہین اَللّٰهُمَّ[۵۱] طَهِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَيْرِكَ وَ نَوِّرْ قَلْبِیْ
بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ پہر توبہ و استغفار[۵۲]
وغیرہ بقدر وسعت وقت کے اور کم سے کم گیارا یا سات بار پڑہکر پہر
درود شریف[۵۳] بطریق عروج و نزول تین بار پڑہین۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اور روبقبلہ چار زانو بیٹھے
اور سیدہے پیر کے انگوٹھے اور اوسکے بازو کی اونگلی سے رگ کیماس کو
جو بائین زانو کے اندر ہے مضبوط پکڑے[۵۴] اور کمر سیدہی رکہے اور ہر دو
ہاتھ زانو پر رکہے اور انگلیان کشادہ رہین پہر دلجمعی و ہیبت و حرمت
و تعظیم کے ساتھ بعد اعوذ باللہ و بسم اللہ کے باخلاص تمام خوش الحانی سے
تین بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور ایکبار کلمۂ شہادت
پڑہے بعد ازان سر کو قلب کے جانب (کہ بائین چہاتی کے نیچے دو انگل
پر بصورت شگوفۂ چلغوزہ کے ہے اور اوس کے دو دروازے ہین
ایک دروازہ اوپر کا جسکو باب فوقانی[۵۵] اور دوسرا نیچے کا جس کو باب
تحتانی[۵۶] کہتے ہین) لیجا کے زانو کے طرف جہکا کر کلمہ لا کو قوت اور

سختی سے دل کے اندر سے کھینچکر سر کو داہنے مونڈھے طرف لیجاکر پیٹھ کے
جانب مائل کر کے اِلٰہ کہے اور تصور کرے کہ غیر اللہ کو دل سے نکالکر
پس پشت ڈالدیا اور دم کو چھوڑ کر لفظ اِلَّا اللہ کی ضرب زور اور
سختی سے دل پر لگاوے اور تصوّر کرے کہ عشق اور نور الٰہی کو دل میں
داخل کیا اسیطرح اس نفی و اثبات کو فکر اور ملاحظہ اور واسطے کے ساتھہ
دوسو بار کہے اور نوبار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ دسوین مرتبہ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللہ بھی کہے پھر بطور سابق تین بار کلمہ طیبہ ویکبار کلمہ شہادت
پڑھے لیکن یاد رہے کہ مبتدی کلمہ لا اِلٰہ مین لَا مَعْبُوْدَ اور متوسط لَا
مَقْصُوْدَ یا لَا مَطْلُوْبَ اور منتہی لَا مَوْجُوْدَ ملاحظہ کرے اور شرط
اعظم اس ذکر مین یہہ ہے کہ ہمّت کو خوب جمع کرے اور معنی کو سمجھے اور
چونکہ اس قسم کی ذکر مین بسبب خشکی کے دماغ کی پریشانی کا اندیشہ ہے
لہذا ذاکر کو مناسب ہے کہ کھانے کو بہت ہی کم نہ کر دے بلکہ چوتھائی
شکم کا خالی رکھنا کافی ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ
فرماتے ہین وَالشّرط الاعظم فی ھذا الذکر جمع الھمۃ و
فہم المعنی وینبغی بصاحب الذکر الجلی ان لا یقلل الطعام
جدًّا بل یکفیہ ان یخلی ربع المعدۃ وینبغی ان یاکل شیئًا
من الدسم لئلا یتشوش دماغہ انتہی بعدہ لمحہ دو لمحہ مراقب
ہو کر یعنے اپنے دل کے طرف متوجہ ہو کے سر جھکائے ہوئے
آنکھہ بند کر کے بیٹھے اور تصوّر کرے کہ فیضان الٰہی عرش سے

میرے سینے مین آتا ہے۔ جاننا چاہئیے کہ بایان زانو مقام خطرۂ شیطانی
اور زانوے راست مقام خطرۂ نفسانی اور داہنا مونڈھا مقام خطرہ
ملکی اور قلب مقام خطرۂ رحمانی ہے پس ذاکر زانوے چپ پر لَآ اِلٰهَ
سے نفی خطرۂ شیطانی کا اور اوس کو اپنے زانو پر پہنچانے تک نفی
خطرۂ نفسانی اور داہنے مونڈھے پر پہنچانے تک نفی خطرۂ ملکی کا تصور

طریق ذکر اثبات مجرد

کرے اور لفظ اِلَّا اللّٰه کے ساتھ اثبات خطرۂ رحمانی کا کرے۔ اسکو
ذکر نفی و اثبات کہتے ہین۔ بعد اسکے ذکر اثبات مجرد کرے طریق
اوسکا یون ہے کہ دو زانو پشت کو سیدہی کئے ہوئے قبلہ رو بیٹھے
اور ہر دو ہاتھ زانو پر رکھے اور سر کو اپنے مونڈھے پر لیجا کر
لفظ اِلَّا اللّٰه کو بشدت و قوت دل پر ضرب کرین اور دسوین مرتبہ
اِلَّا اللّٰه کے اول لَا مَوْجُوْد یا لَا مَقْصُوْد کو شامل کرلین اس کو
چارسو بار مداوم کرے بعد ازان بطریق مذکور تین بار کلمۂ طیبہ اور یکبار

طریق ذکر اسم ذات دو ضربی

کلمۂ شہادت پڑھکر لمحہ دو لمحہ بطور سابق مراقب رہے۔ اس کے بعد
ذکر اسم ذات کا اس طرح سے کہ اول حرف ھاء لفظ اللّٰه کو
ضمہ اور دوسرے ھاء لفظ اللّٰه کو ساکن کرے اور آنکھ بند کرکے
سر کو اپنے مونڈھے طرف لاکر لفظ مبارک اَللّٰهُ اللّٰه کے دو نو
ضرب جہر اور قوت سے دل پر لگاوے۔ یا پہلے لفظ اللّٰه کی
ضرب لطیفۂ روح پر جو زیر پستان راست واقع ہے لگائے اور
دوسری ضرب لفظ اللّٰه کے دل پر غرض اس ذکر اسم ذات دو ضربی کو

چھہ سو مرتبہ دمادم کرے لیکن دسوین گیارہوین مرتبہ اَللّٰہُ حَاضِرِی
اَللّٰہُ نَاظِرِی اَللّٰہُ مَعِی مع ملاحظہ معنے کے کہتا رہے تا کہ کیفیت
ولذت ذکر کی اور دفع خواب وغفلت حاصل ہو۔ یاد رکھا چاہیے
کہ عشرہ اوّل مین اَللّٰہُ حَاضِرِی ۔ عشرہ دوم مین اَللّٰہُ نَاظِرِی
عشرہ سوم مین اَللّٰہُ مَعِی پھر عشرہ چہارم مین اَللّٰہُ مَعِی پنجم مین
اَللّٰہُ نَاظِرِی ششم مین اَللّٰہُ حَاضِرِی اسیطرح بطریق عروج ونزول ہر
عشرہ پر پڑھتا جاوے ۔ بعدہٗ بطور اول کلمہ طیبہ تین بار اور کلمہ
شہادت ایک بار کہے ۔ پھر ذکر ایک ضربی اوسیطرح سرکو اپنے مونڈھے (ذکر اسم ذات بیک ضربی)
کے جانب کج کرکے لفظ مبارک اللّٰہ کو دل پر سو بار دمادم ضرب
کرے پھر تین بار کلمہ طیبہ اور ایک بار کلمہ شہادت پڑھکر
درود شریف و استغفار گیارہ گیارہ بار پڑھکر دعا مانگے اور مناجات
کرے کہ الٰہی تو ہی مقصود اور رضا تیری مطلوب ہے مین نے تیرے
لئے دنیا و آخرت کو ترک کردیا اپنی نعمتین مجھکو عطا فرمایا اور اپنی درگاہ
مقدس مین وصول تام دے ۔ آمین ثم آمین بعد مراقبہ کرے اگر اُس مین
دلچسپی اور ذوق ہو تو خیر وگرنہ جس ذکر مین کہ ذوق آوے اوسمین
مشغول رہے حتی کہ نماز صبح سے فارغ ہو کر اگر ہوسکے خدمت شیخ
مین حاضر ہو کر توجہ لے یا خلوت مین بیٹھکر ذکر وشغل مراقبہ محاسبہ مین
مشغول رہے خواہ برادران طریقت کے ساتھہ حلقہ کرکے ذکر جہر یا
مراقبہ مین شامل ہووے لیکن یاد رہے کہ کلمہ اللّٰہ کو کلمہ اِلَّا اللّٰہ

سے اور کلمۂ اِلّا اللہ کو کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ سے زیادہ پڑہے

بعد فراغ از ذکر ہاتہہ اٹہاکر دعا مانگے اور ارواح پیران طریقت

و روح مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایصال کرے۔ طریق

ذکر پاس انفاس چونکہ یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بغیر تائید پاس

انفاس کے دل کدورات نفسانی سے ہرگز صاف نہین ہوتا پس طالب کو

چاہیئے کہ اپنے دمون پر آگاہ اور ہشیار رہے کہ بے ذکر اللہ تعالی

کے کوئی دم نگذرے خواہ ذکر جلی سے ہو یا ذکر خفی سے پس سانس کے

نکلتے وقت دم کے ساتہہ لَا اِلٰہَ اور داخل ہوتے وقت اِلَّا اللہ

کہے و دہن بستہ بیحرکت زبان۔ خیال سے دم کو ذاکر کرے اور نظر ناف

پر رکہے وہان سے ذکر جاری کرے اور دوسرا طریق یہہ

ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سانس کے ساتہہ اوپر کہینچے اور لفظ ھو کے

ساتہہ سانس کو چھوڑ دے اور ملاحظہ اسبات کا کرے کہ وہی اندر وہی

باہر ہے یعنے ھُوَ الظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ ملحوظ رکہے اس ذکر کے

خیال اور دہیان سے ایسی کثرت اور مشق کرے کہ دم ذاکر اور

مستغرق بذکر ہو جائے حتی کہ حالت بیداری و خواب اور ہر حال مین

ذاکر رہے اور دل ماسوائے اللہ سے پاک اور صاف اور نورانی

ہو کر مشمر تجلیات اور واردات غیبی کا ہو چونکہ یہہ ذکر دلکو تمامی

کدورات و کثافات سے صاف کرکے مشمر تجلیات اور واردات کا

بناتا ہے لہذا اوس کو جاروب قلب کہتے ہین۔ طالب کو چاہئے کہ

طریق ذکر پاس انفاس

دیگر طریق ذکر پاس انفاس

وجہ تسمیہ جاروب قلب

ذکر زبانی

باوجود ذکر پاس انفاس کے ہر روز ذکر زبانی اسم ذات کا بھی کرے
نہایت درجہ اوسکا ایک لاکھہ پچیس ہزار مرتبہ ہے اگر نہ ہوسکے
تو ہر روز چوبیس ہزار بار کہ اوسط درجہ ہے کہے اور حکمت اس مین
یہہ ہے کہ آدمی رات دن مین چوبیس ہزار سانس لیتا ہے پس گویا کہ
ہر دم ذاکر رہا اور ذاکرین مین داخل ہوا اگر اس قدر بھی نہ ہو تو بارا
ہزار سے کم کہ ادنی مرتبہ ہے نکرین عجب نہین کہ ذکر لسانی ذاکر کو
ذکر قلب کے طرف پہنچائے اور بعضون کے نزدیک ادنی درجہ ذکر
زبانی کا چھہ ہزار مرتبہ ہے - اسم ذات کا ذکر ضربات کے ساتھہ بھی ہوتا

ذکر اسم ذات مع ضربات

ہے ایک ضربی دو ضربی سہ ضربی چہار ضربی وغیرہ اور ذکر ایک ضربی مین
ہر دو آنکھہ بند کرکے سر کو داہنے مونڈھے کے طرف سے جا کر لفظ اللہ
کو چہرا قوت کے ساتھہ دل پر ضرب کرے - دو ضربی مین اول روح
پھر دوسرا دل پر ضرب کرے - اور سہ ضربی مین اول داہنے زانو پر
دوسرا بائین زانو پر تیسرا دل پر کرے اور چار ضربی مین اول داہنے
زانو پر دوسرا بائین زانو پر تیسرا روح پر چوتھا دل پر ضرب کرے -

طریق دیگر

طریق دیگر ایک ضربی سے ہفت ضربی تک خواہ بیٹھکر خواہ کھڑے ہو کر
رو بقبلہ باادب تمام عمل مین لاتے ہین ایک ضربی مین بطور مذکور سر کو
داہنے مونڈھے کے جانب لا کر لفظ اللہ کا دل پر ضرب کرے اور
دو ضربی مین اول روح پر دوسرا دل پر سہ ضربی مین اول بائین جانب
دوسرا داہنے جانب تیسرا دل پر اور چار ضربی مین پہلا داہنے مونڈھے اوپر

دوسرا بائین مونڈہے پر تیسرا آگے چوتہا دل پر۔ ۵ ضربی مین پہلا
سیدہے مونڈہے پر دوسرا بائین پر۔ دوسرا بائین پر تیسرا آگے چوتہا
پیچہے پانچوان دل پر اور ۶ ضربی مین پہلا سیدہے مونڈہے پر اور
دوسرا بائین پر تیسرا آگے چوتہا پیچہے پانچوان اوپر۔ آسمان کے
طرف چہٹا دل پر اور سات ضربی مین پہلا سیدہے مونڈہے پر
دوسرا بائین تیسرا آگے چوتہا پیچہے پانچوان نیچے چہٹا اوپر ساتوان
دل پر ضرب کرے۔ اور ان ضربات مین فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
کا ملاحظہ رکہے اور مستغرق ہوجائے اس ذکر کی لذت اور کیفیت خود
ذاکر جانتا ہے بیان کی ضرورت نہین اور اگر اس ذکر کو ملاحظہ کے ساتھ
کمال کو پہنچائے اور استغراق و محویت دکھلائی دے تو در و دیوار اور
سنگ و شجر سے ذکر کی آواز سنی جاتی ہے اور مضمون آئیہ کریمہ وَاِنْ
مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ کا ظاہر ہوجائے اس ذکر کے اور بھی طریق
طریق ذکر جاروب
ہین جو ضیاء القلوب مین مذکور ہین طریق ذکر جاروب دو زانو بیٹھکر
لا الٰہ کو بائین زانو سے شروع کرے سر کو داہنے زانو پر لاکر پورا
دور داہنے مونڈہے پر پہنچا کر تھوڑا سا سر کو پیٹھ کے طرف مائل کرکے
طریق ذکر حدادی
الا اللہ کی ضرب شدت سے دل پر مارے اور دمادم ورزش
کرے طریق ذکر حدادی یہہ ذکر امام حدادی قدس سرہ سے منقول
ہے بطور مذکور دم کو زور سے کہینچکر اور کلمہ لا الٰہ کا دور
داہنے مونڈہے پر پہنچا کر دونون زانو پر کہڑا ہوجائے اور سر کو

ہاتہہ اُٹہاے اور اِلَّا اللہ کو بقوّت تمام دل پر ضرب کرے
اور ہر دو ہاتہہ بہی ہر دو زانو پر مارے اور بیٹھے جیسا کہ آہنگر
دونون ہاتہہ سے گھن کو لوہے پر قوت سے مارتا ہے ہر بار اسی
طور پر کہینچے یہان تک کہ ذوق حاصل ہووے۔ طریق ذکر آرہ

طریق ذکر آرہ

سانس کو ٹیڑہی کرکے بشدت تمام کہینچکر اور دورہ لا الہ کا
داہنے مونڈہے پر پہنچاکے کچہہ سر کو جانب پشت مائل کرکے
ضرب اِلَّا اللہ کی دل پر مارے یا آنکہہ کو بند کرکے زبان کو
حلق مین لگا کر دم ٹیڑہا کرکے اللہُ ناف سے شدت کے ساتہہ
کہینچکر داہنے مونڈہے تک پہنچا کر لفظ ھو کی ضرب قوت کے
ساتہہ دل پر مارے۔ جیسا کہ نجّار ارّہ تختے پر کہینچتا ہے دم بدم نفس کو
زور اور سخت آواز سے جاری رکہے صفات اُمّہات کو نگاہ رکہّے
اور تصور کرے کہ قلب پر آرہ کہینچتا ہون اور بجاے اُس برادہ
کے جو نجّار کے تختے سے آرّہ کشی کے وقت نکلتا ہے ذرّات
نور ھُو کے ساتہہ دل سے بیٹے جاتے ہین اور بدن کے تمام اعضون
مین منتشر ہوتے ہین اور جسم سے نکل کر تمام عالم مین محیط ہوکر ذاکر
کے وجود کے ساتہہ وجود عالم کو مستور اور محو کر دیتے ہین اس ذکر مین
اتنا مستغرق ہو کہ محویت کلّی حاصل ہووے اور کیفیت اس ذکر
کی ذاکر ہی کو معلوم ہوتی ہے تحریر مین آ نہین سکتی راہ سلوک مین

ربط قلب بشیخ

ربط قلب بشیخ جسکو تصور مرشد بہی کہتے ہین بغرض دفع خطرہ

دجس کی حقیقت بُری چیز کے طرف نفس کا بلا اختیار متوجہ ہوجانا ہی
ذکر کا رکن اعظم قرار دیا گیا ہے۔ جاننا چاہیئے کہ ذکر جہر کے سبب سے
حبس دم
دل کے اوپر کا دروازہ کہلجاتا ہے اور نیچے کا دروازہ ذکر خفی
یعنے حبس دم سے مفتوح ہوتا ہے۔ دلمین وسواس ڈالنے والا خناس
رگہائے دل کی چربی کے ذریعہ سے دل کے دونون دروازے
پکڑا ہوا دلمین وساوس طلا ڈالتا ہے۔ جب دم روکا جاتا ہے اور
حرارت اوس کی اُس چربی کو پہنچتی ہے تو وہ پگل جاتی ہے اور صفائی
قلب حاصل آتی ہے اور خناس مقہور ہوجاتا ہے۔ اسی لیے حضرات
چشتیہ رحمہم اللہ تعالی نے اُس کو تصفیہ قلب کے لئے شرط ٹہرائی ہے
اور اُس کے کئی طریقے لکھے ہین لیکن ان مین سے یہانتک ایک
طریقہ حبس نفی و اثبات کا لکھا جاتا ہے۔ ہردو آنکھہ بند کرکے زبان کو
حلق مین چسپان کرلے اور اول دم کو ناف سے کہینچکر دل مین قرار دیکے
پہر اوسی طور سے کلمہ لا اِلٰہ بائین زانون سے شروع کرکے
داہنے زانو پر لاکر تمام داہنے مونڈہے پر پہنچا کر اِلّا اللہ کی ضرب
دل پر مارے اول ایک دم مین ایک بار پڑہے پہر تین بار ایکدم
مین کہے اسیطرح درجہ بدرجہ چند روز کے مشق مین اکیس ۲۱ بار
تک پہنچے اور یہ ہی بڑہاتے جاتے اور عدد طاق کو نگاہ رکہے
تا باطن مین حرارت پیدا ہوا در خطرات دفع ہون اور خناس بہاگے
اور جب کشغل دم کی فوق المعتاد ہو جاوے تو خطرہ بندی اور محویت

دل پر جلد ظاہر ہوتی ہے اور حرارت تمامی بدن مین سرایت کرتی ہے اور آتش عشق شعلہ زن ہوتی ہے۔

فائدہ

فائدہ کشف دم وخطرہ بندی کے لئے خلو معدہ کہانے پانی سے لازم ہے اور استعمال سردیات مثل آب وہوا سرد سے پرہیز کرے اور شرط اعظم یہہ ہے کہ درجۂ اوسط نگاہ رکہے نہ اس قدر زیادہ کہاوے کہ کاہلی پیدا ہو اور نہ اتنا کم کہاے کہ ضعف لاوے۔

طریق شغل سلطانا نصیرا

طریق شغل سلطانا نصیرا۔ صبح یا شام کے وقت رو بقبلہ دوزانو بیٹہے اور دلکو بہت تمام جمع کرکے اپنی دونون آنکہہ کی نظر یا ایک آنکہہ بند کرکے دوسری آنکہہ سے ناک پر نظر رکہے اور پلک نہ مارے اور نورِ غیر معین یا معین مانند نور ستارہ و زعفران وغیرہ کے ملاحظہ کرے اور اس مین ایسا مشغول ہو جاوے کہ محو اور مستغرق ہو جاوے ابتدا حال مین سر اور آنکہہ مین درد اور آنسو جاری ہوتے ہین مگر چند روز کی مزاولت مین یہہ باتین دفع ہو جاکر نظر برقرار ہوتی ہے اور تمام چہرہ شاغل کا سامنے نظر آنے لگتا ہے جیسا کہ آئینہ مین دکہائی دیتا ہے۔ ذکر سلطان الاذکار کا یہہ طریق ہے کہ سالک تنگ و تاریک حجرہ مین جس مین شور وغل نہ ہو داخل ہو کر درود و استغفار و اعوذ و بسم اللہ پڑہکر یہہ دعا بخشوع قلب تین بار پڑہے اَللّٰہُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا بعد ازان بیٹہکر یا کہڑے ہو کر اپنے بدن کو بے اختیار اور ایسا سبک ہو کر

که گویا اپنے کو مردہ تصور کرے اور سر سے قدم تک ہر بُن موسی بجمیع
ہمت متوجہ ہو کر سانس اوپر جانے کے وقت اللہ اور نیچے اُترنے
کے وقت ھُو کا تصور کرے اپنے ایسا سمجھے کہ دم کی آمد و رفت مین ہر
بُن موسی اللہ ھُو جاری ہے اس شغل مین اتنا مستغرق ہو کہ خود سے
بے شعور ہو جائے اور ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کے معنی کا ملاحظہ کرے
بعون اللہ تعالی تھوڑے عرصہ مین ذکر اللہ ہر بُن مو یعنے بدن کے
ہر بال بال سے جاری اور مسموع ہو جائیگا اور شمر انوار و تجلیات کا
ہوگا لیکن مشغول رہنا شرط ہے ۔ جب طالب انوار ذکر جہریہ و خفیہ سے
منور ہو جائے اور ذکر رگ و پوست مین سرایت کر لے اور محویت
حاصل ہو جائے تو مراقبات کے طرف متوجہ ہونا چاہیے **مراقبہ**
مانند جلسہ نماز کے بیٹھکر سر کو زانو پر رکھکر قلب کو تمامی ماسوی اللہ
سے محفوظ کر کے حق تعالی کی حضوری مین حاضر رکھے اول اعوذ اور
بسم اللہ پڑھکر تین بار اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ کی
زبان سے تکرار کر کے بعد سر کو جھکا کے مراقبہ کرے اور دلمین ان
الفاظ کی معنی ملاحظہ کرے اور سمجھے کہ اللہ تعالی حاضر و ناظر میرے ساتھ ہے
اس تصور مین ایسا استغراق ہو کہ غیر حق سے بے خبر ہو جائے اگر طرفۃ
العین مین یہہ علم جاتا رہے تو مراقبہ نہ ہوگا ۔ ابتدائے حال مین مراقبہ
بڑے تکلف سے کرنا پڑتا ہے رفتہ رفتہ یہہ حال ہو جاتا ہے کہ مراقبہ
سے باز رہنا ممکن ہی نہین رہتا ۔ **مراقبہ رویت** ۔ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ

مراقبہ رویت

یہ ہی ساتھہ ملاحظہ معنے کے رویت حق تعالی کی صورت کو ملاحظہ کرے
اور اُس پر مواظبت رکہے۔ **مراقبہ معیت** وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ[۵۱]
با ملاحظہ معنی اسمات کا تصور جماے کہ اللہ تعالی ہر حال اور ہر جا میرے
ساتھہ ہے اسی مین استغراق حاصل کرے **مراقبہ قربیت** نَحْنُ أَقْرَبُ[۵۲]
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ معنی کے ملاحظہ کے سات اسمات کا تصور
کرے کہ حق تعالی مجہ سے میرے سے نزدیک ہے اور اُسی مین محو
ہو جائے جاننا چاہیئے کہ مراقبے بہت ہین جیسے مراقبہ وحدت
مراقبہ فنا أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ[۵۳] وغیرہ وغیرہ اِن اذکار کے
بعد ذکر روحی وسری وذکر مشاہدہ ومعائنہ ہے چونکہ بنا اس رسالکی
اختصار وضروری اذکار پر رکہی گئی لہذا اون کے بیان کی گنجائش نہین
جس کو شوق ہو وہ دوسری کتابون جیسے امداد السلوک وضیاء القلوب
وارشاد الطالبین وغیرہ مین دیکہے **مصرع** يَغُوصُ الْبَحْرَ مَنْ طَلَبَ
اللَّآلِي[۵۴] یہہ راہ کچہہ ایسی نہین کہ کوئی طے کر سکے کیونکہ اس کی کوئی حد و
نہایت ہی نہین ہے **ع** ہیچ کس این ور در اد رمان نیافت
ہیچکس این راہ را پایان نیافت۔ اے برادر بے نہایت درگہیست
ہر چہ بروے میرسی بروے مایست۔ پس طالب صادق وسالک
واثق کو چاہیئے کہ شب و روز ذکر زبانی و دلی مین جہراً وخفیۃً خلوۃً وجلوۃً
ایسا مشغول ومستغرق ہو کہ خود کو اور ذکر کو فراموش کر دے بعون اللہ
تعالی ذاکر کے دل پر اسقدر انوار و اسرار آلہی جلوگر ہونگے کہ حد بیان سے

مراقبہ معیت

مراقبہ قربیت

۵۱ اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہان تم ہو ۱۲

۵۲ ہم بہت نزدیک ہین آدمی کے طرف رگ گردن سے ۱۲

۵۳ جس طرف منہ پھیرو اس طرف اللہ ہے ۱۲

۵۴ جو شخص موتیون کا طالب ہے وہ دریا مین غوطہ لگاتا ہے ۱۲

باہر - اور خود ذاکر پر ظاہر ہین - مگر اس مقام مزلتہ الاقدام مین بہت
ہشیار رہنا چاہیئے کہ نور غیر مقصود کے طرف مائل ہو کر لذت لے
اور خسارے مین پڑے اگرچہ انوار جلالی وجمالی تمام حق ہین لیکن فرق
مقام وحفظ مراتب واجب اور محمودہ ومذمومہ مین امتیاز ضرور مناسب
ہے وگرنہ خوف کفر وزندقہ ہے مصرع گر حفظ مراتب نکنی زندیقی -

بیان انوار محمودہ وغیر محمودہ

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اس لیئے یہان آثار انوار محمودہ وغیر محمودہ کا
رقم کرنا امور لازمہ سے تصور کیا گیا - جاننا چاہیئے کہ جب سالک کا
قلب ذکر اللہ سے جاری ہو جاے اور ذکر اُس کے جوارح مین سرایت
کر جاے اور کدورات ماسوی اللہ سے پاک وصاف ہو کر روحانیت
کے ساتھہ ایک نسبت حاصل ہو جاے تو انوار کبھی اپنے بین اور
کبھی خارج مین ظاہر ہوتے ہین لیکن جو نور اپنے دل یا سینہ یا سر
یا داہنے ہاتھہ یا بائین ہاتھہ یا تمام بدن مین پایا جاوے تو یہہ تمام
انوار محمود ہین اور خارج مین کبھی داہنے جانب کبھی جانب سر کے
کبھی روبرو ظاہر ہو تو یہہ سب بہتر ہین لیکن ان کے طرف التفات
کرنا لائق نہین **فائدہ** اگر نور داہنے مونڈھے کے متصل
ہو جس رنگ سے کہ ظاہر ہو نور ملایک ہے اور اگر نور سفید خالص

بیان انوار محمودہ وغیر محمودہ -

ہے تو کراماً کاتبین سے ہے اگر سبز پوش خوشرو یا دوسرے کوئی پاکیزہ
صورت سے لوگ ظاہر ہون تو سمجھنا چاہیئے کہ ملائک حفاظت کے
لئے حاضر ہوئے ہین - اگر نور داہنے مونڈھے سے متصل نہ ہو یا

داہنے آنکھ کے برابر پیدا ہو تو وہ نور مرشد کا ہے کہ رفیق اپنی راہ
کا ہے اگر نور روبرو ظاہر ہو تو وہ نور محمدی ہے کہ ہادی راہ مستقیم
ہے صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اگر بائیں مونڈھے سے متصل ظاہر ہو
وہ گناہ کے لکھنے والے فرشتے کا نور ہے۔ اگر بغیر انفصال کے بائیں مونڈھے
سے پیدا ہو جس رنگ کا کہ وہ ابلیس یا دنیا کا نور ہے اور علی ہذا القیاس
اگر صورت آواز وغیرہ کے ساتھ بائیں طرف سے یا پیچھے سے ہو تو
تلبیس ابلیس ہے پس اوس کو لاحول اور تعوذ[۵۱] تینوں پڑھکر دفع کرے
اور اوس کی طرف التفات نکرے۔ اور اگر نور اوپر یا پیچھے سے
ظاہر ہو تو نور ملائک ہے جو محافظ ہیں اگر نور اس طرح ظاہر ہو کہ اوس میں
کوئی جہت نہ معلوم ہو اور دل میں دہشت آوے اور بعد چلے جانے
اوس کے کوئی حضور باطن میں نپایا جاوے تو وہ بھی ابلیس کا نور ہے
اوس وقت بھی لاحول پڑھنا چاہیے اور اگر ایسے نور کے چلے
جانے کے بعد کچھ حضور اور لذت اپنے باطن میں پائی جاوے اور
اشتیاق زیادہ ہو تو وہ نور مطلوب ہے۔ رزقنا[۵۲] اللہ وایاکم
آمین ثم آمین اور اگر نور بالائے ناف پیدا ہو اور رنگ
آگ و دھوئیں کا ہو تو وہ نور خناس وسواس ڈالنے والے کا اور
تلبیس ابلیس ہے اعوذ پڑھنا چاہیے۔ اگر نور سینہ کے اندر یا دل میں
ہو وہ نور صفائے دل کا ہے۔ اگر دل سے نور سرخ یا سفید زردی
مائل پیدا ہو تو وہ دل کا نور ہے اور اگر خالص سفید ہے تو وہ

[۵۱] قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

[۵۲] اللہ تعالے نصیب کرے سب کو آمین ۱۲

تو وہ نور روح کا ہے کہ طالب کے دلمین تجلی کیا - اور اگر نور سر کے جانب سے
ہے تو وہ بھی روح کا نور ہے اور جو نور آفتاب کی شکل پر نظر آوے
وہ بھی روح کا نور ہے - لیکن اگر اوپر کی جانب سے ہو تو ذات ہے
اگر مقابل ہے تو نور روح ہے اور اگر بصورت قمر پیدا ہو تو نور
دل ہے اور جو نور سلطانًا محمودًا وسلطانًا نصیرًا کے جانب سے پیدا
ہو وہ بھی نور ذات ہے - اما طالب کسی نور کے طرف مشغول و
متوجہ نہ ہونا چاہیے اور کسی نور سے لذت نہ لے بلکہ نور مطلوب
ہی کے طرف توجہ رکھے - اور اگر تاریکی مانند کاجل کی سیاہی
کے اور اگر گرد اوس کے خط نورانی خفیف تر اور مکدر پیدا ہو تو
وہ نور نفی ہے اگر اوس کے طرف متوجہ ہو تو البتہ نفی حاصل ہووے
وہ مطلوب ہے کہ کدورت سے ماسوا کے صفا ہو - جاننا چاہیے
کہ ابتدا مین ان تجلیات کے انوار عالم ناسوتی قلب سالک پر ظہور کرتے
ہین اور سالک بھی ان انوار کے مانند نور مجسم ہو کر اون انوار مین
سیر کرتا ہے - پس سالک کو چاہیے کہ اون سے لذت نہ لے اور
اونمین مشغول نہ ہو اور اوس کو صنعت حق سمجھکر اوس پر لا کی تیغ
کھینچکر بشوق تمام صانع کے طرف متوجہ ہو کہ وہی مقصود و مطلوب ہے
بامداد الٰہی بتوجہ مرشد سالک کو عجائب و غرائب سماویہ ملاحظہ مین آنے
لگینگے اور ارواح انبیاء و اولیاء و ملائکہ سے ملاقات حاصل ہوگی لیکن
اس مکاشفہ مین بھی لذت لینا مناسب نہین اور شوق و عشق کے ساتھ

ترقی کا طالب رہے اور بجز حقتعالی کے باقی سب کو ہیچ اور نیست
تصور کرے ماسوی اللہ سے دل نہ لگائے ۔ جو خدا کا ہوجائے اوس کو
ماسوی اللہ سے کیا کام ؎ یکے می خواہد از تو جنت و حور ، یکے خواہد کہ
از دوزخ شود دور ، ولیکن ما نخواہیم این و آن جست ، مراد ما ہمہ خشنودی
تست ، بجز تو خوشنود گشتی در دو عالم ، ہمین مقصود بس و اللہ اعلم ۔
مخفی نرہے کہ سلوک الی اللہ کے بہترین طریق تین ہین ۔ اوّل
ذکر کلمۂ طیبہ دوّم ذکر تلاوت قرآن مجید سوئم اور نماز ان کی فضیلتین
قرآن و حدیث و آثار صلحا رہین بے شمار آئے ہین یہان اون کے لکھنے کی
گنجایش نہین اور اون کے برکات و کیفیات کے بیان کرنے کی اس
مسکین بے بضاعت و ذرہ بیمقدار کو قدرت نہین ۔ فضیلت کلمہ طیبہ
طالب صادق کے لئے اس قدر کافی ہے کہ ایک قدم لَآ اِلٰهَ سے
نفی ماسوی اللہ پر رکھے دوسرا قدم اِلَّا اللّٰه سے جناب قدس
مین رکھے واصل حق ہو جائے ۔ فضائل قرآن مجید سے اتنا ہی بس ہے
کہ اوسکی مشغولی سے ہم کلامی اور حضوری حق تعالی کی حاصل ہوتی ہے
اور نماز ان ہردو کی جامع ہے اور اوسمین اس قدر مدارج مندرج ہین
کہ بیان اون کا طاقت بشری سے باہر ہے اور جو سالک غلبہ استغراق
وجذبات کیوجہ سے نماز سے باز رہتا ہے مدارج سے بہت محروم رہتا
ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ نماز معراج مومنین ہے پس طریق سلوک
جو بواسطہ کلمہ طیبہ تھا بیان کیا گیا اب کچھ ترکیب و طریق تلاوت قرآن شریف

واد ار نماز بطور طالبان حق نہایت مختصر بیان کیا جاتا ہے اور جس کو
تفصیل مطلوب ہو وہ بڑی کتابون مین دیکھہ لے۔ **بیان طریق**
تلاوت قرآن شریف۔ آداب اوس کے یہہ ہین کہ باخلاص
تمام بہ طہارت کامل رو بقبلہ بیٹھکر یہہ دعا پڑہین۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا کِتَابُكَ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِكَ
عَلٰی رَسُوْلِكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَکَلَامُكَ النَّاطِقُ عَلٰی لِسَانِ
نَبِیِّكَ جَعَلْتَهٗ هَادِیًا مِّنْكَ لِخَلْقِكَ وَحَبْلًا مُّتَّصِلًا
فِیْمَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ
فِیْهِ عِبَادَةً وَّقِرَاءَتِیْ فِیْهِ تَفَکُّرًا وَّفِکْرِیْ فِیْهِ
اِعْتِبَارًا اِنَّكَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ
اَنْ یَّحْضُرُوْنِ پھر سورۂ فلق و سورۂ ناس پڑہے و ترتیل و
خشوع کے ساتھ بعد اعوذ و بسم اللہ کے یہہ تصور کرے کہ خدا تعالی
کے ساتھ کلام کرتا ہون اور گویا اوس کو مین دیکھہ رہا ہون اگر یہہ
مرتبہ حاصل نہ ہو سکے تو یہہ سمجھے کہ وہ مجھکو دیکھتا ہے اور اوامر و نواہی سے
مجھکو حکم فرماتا ہے اور آیات وعدہ پر خوشی اور آیات وعید پر خوف
اور گریہ کرے اگر رونا نہ آوے تو رونے کی صورت بنا دے اور
سوئے اور نماز پڑہنے والون وغیرہ کو حرج نہ ہونے کی صورت مین

جہر و خوش الحان کے ساتھ پڑہے - یہہ طریق عام ہے اور طریق خاص
یہہ ہے کہ طالب با شرایط مذکورہ خلوت مین دو رکعت نماز پڑہکر با دب
تام وحضور تمام قرآن مجید کو روبرو رکہے اور دلکو خطرات سے خالی کرکے
حقیقت قرآن کے طرف کہ صفت کلام نفسی حق تعالی کی ہے متوجہ ہو
اور اس مراقبہ مین کچھہ توقف کرے پھر خاطر جمعی اور حضوری کے ساتہ
ترتیل و تجوید سے پڑہے کہ کوئی دقیقہ قرارت کا نہ چھوٹے اور وقت
قرارت مین ایسا خیال کرے کہ منہ اور دل کی زبان ہر دو برابر تلفظ
کرتے ہین اس ملاحظہ سے غافل نہ ہو اور اگر غفلت آوے تو جلد اعوذ
پڑہکر دلکو حاضر کرلے جب اس مشق سے جمعیت خاطر و حضوری بحق تعالے
حاصل آوے بعد ازان قاری تصور کرے کہ میرے بدن کا ہر بن مو قرارت
قرآن کے لئے زبان ہوگئی ہے اسمین استغراق پیدا کرے حتی کہ اسمین
ملکہ خاص ہوجائے اسیطرح ترقی کرتے جاوے جب یہہ مرتبہ کمال کو
پہنچ گیا بفضلہ تعالی مقصود حاصل ہو -

سہل طریق ادا ء نماز کا - ادا ء نماز کے وقت قلب کے منہ کو حقیقت
کعبہ کے طرف متوجہ کرے اور نو حقیقت نماز کا ملاحظہ اور تصور حقیقت
خود بعجز تمام پیش لاکر خالص نیت ادا ء خدمت عبدیت کی کرے اور تکبیر
کے لئے ہاتہہ اٹھائے اور خیال کرے کہ اپنے نفس کو تکبیر سے ذبح
کرکے فنا کردیا اور بعد تسبیح و تحمید کے قرارت شروع کرے اور
اثناء قرارت مین قبولیت حق تعالی کا ملاحظہ کرے اور رکوع مین نظر

نظر پشت پا پر رکھے اور ملاحظہ عظمت و کبریائی حقتعالی کا اور اپنے ذلت کا
کرے اور سجدہ مین ناک پر نظر رکھے اور اللہ تعالی کے علو اور اپنے تحقر کا
ملاحظہ کرے اور قاعدہ مین نظر سینہ پر رکھے اور التحیات کے معنے
کا ملاحظہ کرے اور ہر نماز مین اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ
لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ملحوظ رکھے اگر خطرہ آئے تو لَا
صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ کا ملاحظہ کرکے دفع کر دے۔ طالب کو
چاہیے کہ حدیث نفس خطرات بے معنی و تفکرات لایعنی سے بچتا رہے
اور ایام فاضلہ و لیالی متبرکہ کو نگاہ رکھے اور نیک اعمال مین گذارے اور عشرۂ
آخر ماہ رمضان کی طاق راتون مین لیلۃ القدر کے پانے مین خوب کوشش کرے
اور اگر ہو سکے تو اعتکاف بھی کرے اور ہمیشہ قلتِ منام اور قلتِ طعام
و قلت الاختلاط مع الانام و قلت کلام کو ملحوظ رکھے۔ کیونکہ عاشقون پر نیند
حرام ہے اور خصوصًا شب کا وقت نہایت شمر برکات و ارادات کا ہے
اگر نیند مین گذارے تو حصول مقصود سے بے بہرہ رہیگا۔ کیا خوب کہا گیا ہے

اَللَّیْلُ لِلْعَاشِقِیْنَ سِتْرٌ   یَا لَیْتَ اَوْقَاتَہٗ تَدُوْمُ

قلتِ طعام اس لئے کہ جب تک خلو معدہ نہو۔ نور معرفت حاصل ہونا محال ہے
اندرون از طعام خالی دار۔ تا درو نور معرفت بینی۔ تہی از حکمتی بعلت آن
کہ پری از طعام تا بینی۔ اور لوگون سے بے ضرورت ملنا بھی سالک کو بہت
مضر ہے۔ اور قلتِ کلام یعنی خاموشی شمر حکمت ہے اور تکلم بکلمات غیر ضروریہ
اوس نور کو جو ذکر سے حاصل ہوتا ہے برباد کرتا ہے۔ لہذا حدیث شریف مین

خاموشی کو ساٹھہ سال کی نفل عبادت سے بہتر لکھا ہے بزرگون کی عادت تہی کہ اپنے
مُنہ مین پتھر رکہہ لیا کرتے تھے اور جب بات کرنے کی ضرورت ہوتی پتھر
نکال کر بات کرتے اور پہر مُنہ مین پتھر رکہہ لیا کرتے حدیث شریف مین آیا ہی
اِحْفَظْ لِسَانَكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ لَا يَلْدَغَنَّكَ اِنَّهٗ ثُعْبَانٌ یعنی
اے انسان اپنی زبان کو نگاہ رکہہ کہ مبادا تجہے کاٹ نہ کہائے کہ وہ سانپ
... ظاہر ہے کہ شکل زبان مشابہ بشکل ثعبان ہے - قرآن مجید مین وارد ہے
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ - اس مقام پر مجھے
ایک عجیب حکایت حیرت آمیز و عبرت انگیز یاد آگئی گو کہ طویل ہے لیکن فائدہ
مومنین و مذاق سالکین کے خیال سے یہان اسکا لکھنا نہایت مفید و موثر معلوم
ہوا - ذرا غور سے ملاحظہ فرمائین -

حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ جو امام ہمام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ
عنہ کے ارشد تلامذہ سے ہین فرماتے ہین کہ مین ایک مرتبہ حج بیت اللہ و زیارت
روضۂ رسول اللہ صلعم کے ارادے سے نکلا اثنائے راہ مین رات کیوقت غلبہ
نیند سے کچہہ سو گیا جب ہوشیار ہوا تو ناگاہ دیکہتا کیا ہون کہ کوئی عورت برقع
پوش جس کے پیر مین جوتیان بہی نہین یہہ آیت پڑہ رہی ہے - وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ
قَدْرًا - اس آیت شریف مین اللہ تعالی پر بہروسہ کرنے کی فضیلت
مذکور ہے تو گویا وہ عورت اس بات کو ظاہر کر رہی تہی کہ مین خدا ہی پر توکل کی
ہوئی ہون اُس کے سوا کون اس جنگل مین میرا پرسان حال ہے - حضرت
عبد اللہ بن مبارک کو شبہ پیدا ہوا کہ یہہ کون عورت ہوگی تو فرماتے ہین کہ مین نے

حکایت عجیبہ ... بادن ... سنہ ... ۱۲۰

کہا کہ اے عورت تو انسان ہے یا جن تو اس عورت نے اس کے جواب مین یہہ
پڑہی ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ
مَا تُوَسْوِسُ بِہٖ نَفْسُہٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ
اس آیت مین انسان کی پیدایش کا بیان ہے ۔ ابن مبارک کہتے ہین کہ اس جواب
مین مین نے سمجھا کہ یہہ انسان ہی پس مین نے کہا اے عورت اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
اس نے جواب مین یہہ کہا کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ سَلَامٌ قَوْلًا
مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۔ اس مین سلام کا لفظ آیا ہے لہذا اس نے سلام کے
جواب مین یہہ آیت پڑہی ۔ تو پوچھا مین نے کہ تمہارا نام کیا ہے تو کہی بِسْمِ اللّٰہِ الخ
وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مَرْیَمَ ۔ تو معلوم ہوا کہ نام مریم ہے ۔ تو مین نے کہا کہ
اے عورت تو اس جنگل مین کہ جہان کوئی فرد بشر نہین کس لئے پڑی ہے تو کہی
بِسْمِ اللّٰہِ الخ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ اس مین راہ گم کرنے کا
ذکر آیا ہے ۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ راہ گم کی ہوئی ہے ۔ تو پوچھا کہ کہان سے
آتی ہو ۔ تو کہی بِسْمِ اللّٰہِ الخ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا
مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ
اس مین بیت المقدس کا ذکر ہے ۔ تو معلوم ہوا کہ بیت المقدس سے آتی ہے
تو پوچھا کہ جاتی کہان ہو ۔ تو کہی بِسْمِ اللّٰہِ الی اخرہٖ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ
الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ۔ اس مین طاقت والون پر حج کے
فرض ہونے کا ذکر آیا ہے تو معلوم ہوا کہ حج کو جاتی ہے ۔ تو پوچھا کہ تم یہان کب سے
ٹہری ہو ۔ تو کہی بِسْمِ اللّٰہِ الخ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا اس مین تین کا
لفظ آیا ہے تو معلوم ہوا کہ تین روز سے ٹہری ہین تو پوچھا اے عورت کیونکر

گذاری تم نے بغیر غذا کے حالانکہ تمہارے پاس کچھ نہین ہے تو کہی - بسم اللہ
هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ اس مین خدائے عزوجل کے کھلانے پلانے کا
ذکر ہے کہ متوکلین کا وہی کارساز ہے معلوم ہوا کہ خدا ہی پر متوکل تہی - تو پوچھا کہ
وضو تو نے کس سے کیا تو کہی بِسْمِ اللهِ الخ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا
صَعِيدًا طَيِّبًا - اس مین پانی نہ ہونے کی صورت مین تیمم کرنے کا ذکر ہے
تو معلوم ہوا کہ تیمم سے نمازین ادا کین - تو پوچھا کہ اگر تم کہاتے ہو تو مین طعام حاضر
کرتا ہون - تو کہی بسم اللہ الخ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ اسمین شام
تک روزے کو پورا کرنے کا حکم مذکور ہے معلوم ہوا کہ روزہ دار ہے تو پوچھا
کہ یہہ تو رمضان نہین ہے پس کس لئے تم نے روزہ رکھا ہے تو بولی بسم اللہ
وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ اس مین نفل روزے کی فضیلت
وارد ہوئی ہے تو معلوم ہوا کہ نفل روزہ دار ہے - تو پوچھا کہ سفر مین رخصت
افطار کی ہے - تو کہی - بِسْمِ اللهِ الخ وَاَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ
اس مین یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حالت سفر مین روزہ چھوڑنے سے
رکھنا افضل ہے تو معلوم ہوا کہ افطار پر راضی نہین یہان تک حضرت ابن مبارک
نے دیکھا کہ شاید وہ بی بی باتین کریگی مگر جب دیکھا کہ وہ ہر بات کا جواب قرآن
پاک کی آیات ہی سے دیا کرتی ہے اور موقع موقع کی آیت سنا کر اپنی حاجت
روا کر لیا کرتی ہے تو حضرت ابن مبارک کو یہہ بات نہایت تعجب معلوم ہوئی
تو پوچھا کہ کیون تم بات نہین کرتی ہو جیسے کہ مین کرتا ہون - تو کہی بسم اللہ
وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا علم

علم نہین اور اس کی ضرورت بھی نہین ہے تو اس کے کھوج مین لگنا کہ یہ چیز
کیسی ہے کہان سے ہے اچھا نہین پس معلوم ہوا کہ بیفائدہ باتون کے پوچھنے
سے منع کرتی ہے تو کہا کہ مجھ سے خطا ہوئی معاف فرما تو کہی بسم اللہ الخ
لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ اس مین یوسف علیہ السلام
اپنے بھائیون کی خطا سے درگذر کرنے کا ذکر ہے تو معلوم ہوا کہ معاف کرتی
ہے۔ تو پوچھا کہ قافلہ تو دور چلا گیا ہے کیا سواری لاؤن تاکہ تم سوار ہو کر قافلے
مین پہنچ جاؤ تو کہی بسم اللہ الخ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ
اس مین اسباب کا ذکر ہے کہ جو مومن نیک کام کرتا ہے حق تعالی اوس کو جانتا
اور اسکا ثواب عطا فرماتا ہے تو معلوم ہوا کہ راضی ہے۔ تو مین نے سواری کو
حاضر کر کے کہا کہ سوار ہو لیجئے۔ تو کہی بسم اللہ۔ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ
يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ
إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ اس آیت مین مومنون کو غیر محرم عورتون
پر نظر کرنے سے ممانعت وارد ہوئی ہے تو معلوم ہوا کہ پردہ چاہتی ہے
تو مین نے کنارہ لے لیا جب اس نے سوار ہونیکا ارادہ کیا تو اونٹنی بھڑکی
جس سے چادر اون کے ضایع ہوئی تو کہی بسم اللہ۔ وَمَا أَصَابَكُمْ
مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ تو اس سے معلوم ہوا کہ
چادر کے پھٹنے کی مصیبت کو اپنی شامت اعمال سمجھتی ہے۔ تو مین نے
کہا کہ تھوڑا ٹھہر جاؤ کہ اس کے پیر مین باندھ دیتا ہون تو کہی بسم اللہ
فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ اس مین ایک فیصلہ حضرت سلیمان علیہ السلام

مذکور ہے جس مین خدا تعالی نے اُنہین ٹہیک فیصلہ کرنے کی سمجہ عنایت
کی تہی تو معلوم ہوا کہ کہتی ہے کہ اب سمجہ آئی تو مین نے اونٹنی کو باندہ دیا
اور سوار ہونے کو کہا تو سوار ہوئی اور کہی بِسْمِ اللّٰہ الخ سُبْحَانَ
الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ کہ سواری کے
وقت یہہ آیت پڑہنا مسنون ہے تو معلوم ہوا کہ سنت ادا کرتی ہے
تو مین اونٹنی کی مہار تہاما ہوا جلد جلد چلنے لگا۔ تو کہی بسم اللّٰہ الخ وَاقْصِدْ
فِیْ مَشْیِکَ اس مین حق تعالی نے آہستہ چلنے کا حکم فرمایا ہے تو معلوم ہوا
کہ آہستہ چلنے کا حکم کرتی ہے پس مین آہستہ چلنے لگا اور بطور ترنم کے
کچہہ اشعار پڑہنا شروع کیا۔ تو بولی۔ بِسْمِ اللّٰہ الخ فَاقْرَؤُا مَا تَیَسَّرَ مِنَ
الْقُرْاٰنِ۔ پس مین بلند آواز سے قرآن مجید پڑہنے لگا تو بولی بسم اللّٰہ الخ
وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ تو آہستہ پڑہنا شروع کیا اور پوچہا کہ اے مریم آیا
قافلے مین کوئی تمہارا جاننے والا ہے۔ تو کہی۔ بِسْمِ اللّٰہ الخ اَلْمَالُ وَ
الْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اس مین بیٹونکا ذکر آیا ہے
اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ اوس بی بی نے یہہ آیت پڑہی تہی
وَوَصّٰی بِہَا اِبْرٰھِیْمُ بَنِیْہِ وَیَعْقُوْبُ مگر آل ہر دو آیت کا ایک ہی
یعنے ہر دو سے مطلب یہی نکلتا ہے کہ اس بی بی نے اپنے بیٹے قافلے
مین ہونے کی خبر دی۔ پس حضرت موصوف یعنے عبد اللّٰہ بن مبارک
نے پوچہا کہ کتنے فرزند ہین۔ تو کہی بِسْمِ اللّٰہِ الخ مَا یَکُوْنُ مِنْ
نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ اس مین لفظ ثلاثہ مذکور ہے جسکا

جسکا معنی تین کا ہے تو معلوم ہوا کہ تین بیٹے ہین تو پوچھا کہ ان کے نام کیا ہین
تو کہی بسم اللہ الخ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا تو معلوم ہوا کہ ایک کا
نام موسیٰ ہے وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا دوسرے کا نام ابرہیم
ہے يَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْاَرْضِ تیسرے کا نام داوٗد
ہے۔ دوسری روایت مین یہ آیت آئی ہے يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ
یعنے تیسرے فرزند کا نام یحییٰ ہے۔ خلاصہ کلام وغایۃ المرام یہ ہے کہ ہر ایک
آیت مین ایک ایک نام مذکور ہے تو معلوم ہوا کہ تین فرزند ان کے
یہہ نام ہین لیکن یہہ نہین معلوم ہوا کہ وہ قافلہ مین کس طرف چلتے ہین تو پہر
پوچھا کہ تمہارے فرزند قافلہ کے داہنے طرف چلتے ہین یا بائین یا آگے
یا پیچھے۔ تو کہی بسم اللہ الخ وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ
اس مین اللہ تعالی نے ستارگونکی صفت بیان فرمائی کہ اُن سے لوگ راہ
پاتے ہین تو معلوم ہوا کہ ان کے فرزند قافلہ کے آگے چلتے ہین گویا رستہ
بتلانے والے ہین تو مین اس بی بی کو لیچلا یہان تک کہ قافلے مین پہنچا یا اور ان کے
فرزندون سے ملاقات کی تو گویا وہ چاند کے ٹکڑے تھے پس مین نے
حال بیان کیا تو سنکر بہت خوش ہوے اور اپنی ماں کے قدمون پر گر پڑے
اور سجدہ شکر خدا کا بجالایا کہ ماں جدا ہوگئی تھی اللہ تعالی نے ملادیا پس
ماں نے ایک دینار فرزندون کے حوالے کیا اور کہا کہ بسم اللہ الخ فَابْعَثُوا
اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى
طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا

اس آیت مین اصحاب کہف کا قول جو کہانے کی اشیا منگانے پر انہون نے
آپس مین کہا تہا حکایتہً مذکور ہے۔ تو معلوم ہوا کہ کہانے کے لائق چیزین
شہر سے لانے کا حکم کرتی ہے تو پہر ان فرزندون سے ایک جلد گئے اور
اشیاء خوردنی لے آئے۔ تو کہی بِسْمِ اللّٰہِ الخ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا
بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ اس آیت مین اہل جنت کو نعیم جنت کا
خوب خوشی سے کہانے اور پینے کا حکم ہونا مذکور ہے تو معلوم ہوا کہ کہانیکا
حکم کرتی ہے تو مین (یعنے عبد اللہ بن مبارک نے) موقع پاکر
اون بزرگون سے پوچہا کہ جب تک مجہہ پر اس پاک بی بی
کی داستان پوشیدہ ظاہر کروگے کہ یہ کون خدا کی پاک باندی ہے۔ اور
کیون یہہ بات نہین کرتی ہے۔ مین کہانا نہ کہاؤنگا پس انہون نے کہا
کہ اس بات کے بیان کرنے مین ہمکو کوئی عذر نہین ہے یہہ ہماری مان ہے
کہ چالیس سال سے بات نہین کرتی ہے دوسری روایت مین بیس برس
آئے ہین۔ اس خوف سے کہ کوئی لغو کلام زبان سے نکلے اور گنہگار ہوجاؤن
کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ
رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ یعنے کوئی شخص کوئی لفظ زبان سے نہین نکالتا مگر اسکے
لکہنے کو ایک نگہبان تیار ہے مطلب آیت کا یہہ ہے کہ قیامت مین بیفائدہ
باتون کا بہی حساب ہوگا ابن مبارک فرماتے ہین کہ پہر مین کہانے سے فارغ
ہوکر ان سے جدا ہوا اور حج سے فارغ ہوکر اپنے مقام پر آگیا پہر دوسرے
سال بہی حسن قسمت سے حج کو گیا تو اس بی بی کے فرزندون کو طواف خانہ کعبہ

کرتے پایا اور پوچہا کہ ای داؤد تمہاری والدہ کی کیا کیفیت ہی تو کہا کہ حالت نزع مین ہین
تو مین نے کہا کہ تجہے قسم ہے اس بات کی کہ ایکبار مجہے ان کے نزدیک لیجا تا مین انکی عیادت
کرون تو مجہے وہ اپنے ہمراہ لیگئے یہانتک کہ ایک جای پہنچے تو کیا دیکہتا ہون کہ ایک کنبل کا
خیمہ ہی کہ وہ ہی اُن بزرگون کا مکان تہا اور اپنی والدہ کو خبر دی کہ ای امان جان
عبداللہ ابن مبارک دروازی پر کہڑے ہوئے ہین تو اس بی بی نے کہی بسم اللہ الخ
ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ اس آیت مین یہہ ذکر ہی کہ خدا تعالی اپنے نیک
بندون کو بروز حشر جنت مین سلامتی سے داخل ہونیکا حکم کریگا پس معلوم ہوا کہ
گہر مین داخل ہونیکی اجازت دیتی ہین پہر مین داخل ہوا اور سلام کیا۔ تو جواب مین
کہی بسم اللہ الخ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ پس بیٹہا مین اور
آپ کی حالت دریافت کی اور کہا کہ ای خدائے تعالی کی پاک باندی مین تمکو سخت تکلیفی
حالت مین نہایت افسوس کے ساتہہ دیکہہ رہا ہون تو اس بی بی نے ایسے حال پر
ملال مین بہی اپنا عہد نہ توڑا اور اسکے جواب مین بات نکی بلکہ پڑہی بسم اللہ الخ
وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ اسمین
آدمی کی سکرات اور موت کا ذکر ہے گویا وہ بی بی اپنی حالت سکرات اور موت کی خبر
دے رہی تہین کہ اب مین مرنیکو پڑی ہون پس اتنا کہتے ہی اوس بی بی کی
روح پاک نے جنت کیطرف پرواز کی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ خدای
تعالی ان کو اپنے جوار قدس مین جای دے اور ان کی برکت سے ہم تمام کا خاتمہ بالخیر
فرماوے امین یا رب العالمین بحرمۃ سید المرسلین و
الہ وصحبہ اجمعین تمت وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ

اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یومِ الدِّین - سبحان اللہ مقام غور ہی کہ اوس بی بی کے علم کا
کیا پایہ اور کس قدر خوفِ خدا تہا کہ بیہودہ باتون سے کسطح احتراز کرتی اور
ہر بات کے جواب مین آیت قرآن مجید پڑہا کرتی تہین - شاید ناظرین میرے
اس حکایت کے نقل کرنے پر گمان کرینگے کہ میری یہ غرض ہے کہ سب مسلمانون کو
یون ہی کرنا چاہیے اور بجز آیاتِ قرآنی کے زبان کشائی نکرین نہین نہین
میری ہرگز یہہ غرض نہین بلکہ میرا مقصود یہہ ہے کہ خدا سے ڈرنیوالے بزرگ لوگ
جب فضول کلام سے اس قدر احتیاط رکہتے تھے حتی کہ اس پاک خیال نے اُنہین اس امر پر
آمادہ کیا کہ مطلقًا بات کرنا چہوڑکر صرف کلام الٰہی پر اکتفا کرتے تہے تاکہ کوئی بات
خلافِ مرضی خدا و رسول نہ صادر ہو جائے تو ہم گناہگار اتنا تو خیال رکہین کہ کوئی
لایعنی یا گناہ کی بات اپنی زبان سے نہ نکلے علی الخصوص سالک راہ طریقت کو اسبات کا
لحاظ ضروری ہی کہ جو بات کرنا چاہے سوچ سمجہہ کے کرے کہ اوس مین دین یا دنیا کا کوئی
فائدہ ہو اور ہمیشہ اپنی زبان و دل کو ذکر الٰہی مین معمور و مسرور اور غیر ضروری
بیفائدہ باتون سے دور رکہے تاکہ نور باطن سے قلب منور و لائق معرفتِ خالق
اکبر ہوے ۔ زلب بستن ای دل تو روشن تر ہست - صدف را ازان سینہ پر گوہر است
پس بہرحال امور مذکورہ کا خیال رکہکر نیک اعمال مین مشغول رہین اور شریعت کے
خلاف کوئی کام کسی وقت نکرین اور تہوڑے سے اچہے کام کو بہی ذریعہ نجات کا اور
چہوٹے سے گناہ اور بدعت کو آخرت کی خرابی کا سبب تصوّر کرین اور سب
مسلمانون سے حُسن اخلاق کے ساتہہ پیش آوین اور خاتمہ ایمان پر ہونیکے لیے
مدام دعا کیا کرے - اور شب جمعہ مین دو رکعت نمازِ نفل پڑہے ہر رکعت مین
ایک بار سورۂ فاتحہ اور پچاس یا پندرہ مرتبہ سورۂ اذا زلزلت تلاوت کرے

اللہ تعالی کے فضل و نوال سے اُمید ہے کہ اس نماز کی برکت سے عذاب قبر دور ہو۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّسْوَسَۃِ الصُّدُوْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقُبُوْرِ تنبیہ ہماری عجب غفلت ہے کہ جس سے ہمین خوف دلایا گیا ہے اوسی سے ہم بے خوفی کر رہے ہین اور بڑی بڑی سختیان جو پیش آنیوالی ہین اُن سے بالکل بے خبری ایسی کہ ہزارون نصیحت آمیز و عبرت انگیز باتین ہمیشہ سنا کرتے ہین تاہم وہی حال نکبت مآل ہے اور ہر شخص اپنے اپنے کلمات شنیعہ و حرکات قبیحہ مین مشغول ہے نہ نیک کامون کی رغبت نہ نیکون کی الفت اور نہ برائیون کی نفرت نہ برون کی ہجرت سے دل بھر آیا قوم کی حالت پریشان دیکھکر۔ درد و غم بڑھتا چلا حال مسلمان دیکھکر۔ صولتِ اسلام جو پہلے تھی وہ اب ہے کہان۔ رعب کھاتے تھے جسے سام و نریمان دیکھکر آفتاب چرخ ملت آچکا نزدِ زوال۔ کچھ سنبھالو آپ کو ای ایمان دیکھکر۔ غرض جدہر دیکھو یہی حالت پر ملالت نظر آتی ہے سب اسمین گرفتار چھوٹے بڑے ہین۔ سمجھ پر ہماری یہ پتھر پڑے ہین گویا ہمنے یہہ تصور کر لیا ہے کہ ہمین کبھی دنیا سے گذر نا نہ پڑیگا اور ہمیشہ یہین ہمکو قیام رہیگا افسوس صد ہزار افسوس ہماری اس غفلت پر کہ مدام دیکھ رہے ہین کہ ہزارون لاکھون آدمی نظرون سے غائب ہو چکے اور ہو رہے ہین لیکن ہمارے کانون پر جُون نہین رینگتی اور کبھی نصیحت کا اثر نہین ہوتا۔ یا اللہ ہم تیرے گناہگار بندے ہین تو ہی ہمارا پروردگار او رمعبود ہے ہمکو تو نے ہی پیدا کیا تجھسے ہمیشہ عطا ہی عطا ہوتی رہی اور ہمسے خطا ہی خطا۔ ای گناہونکو بخشنے والے ہم اپنی نافرمانیون سے باز آتے ہین ای توبہ کے قبول فرمانیوالے ہم اپنے گناہ سے توبہ کرتے ہین پس ہمارے قصور معاف فرما اور ہماری توبہ قبول کر دنیا کی آفات و عاہات اور بلیات و مصیبات سے بچا لے۔ اور ایمان پر ہمکو موت دے قبر کی وحشتون اور قیامت کی سختیون اور تکلیفون سے نجات دے اور تیرے حبیب کریم رؤف

و رحیم محمد علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی شفاعت اور اپنے فضل و کرم و جود اتم سے جناتِ نعیم و جنات فردوس کی نعمتون سے سرفراز اور اپنے دیدار پُرانوار سے ممتاز اور رضوانِ اکبر سے فائز المرام فرما آمین ثم آمین بجاہ اشرف المُرسلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین ۔

تبصرہ

سالک کو نسبتے اولی بلکہ ضروری ہے کہ کبھی کبھی محاسبہ بھی کیا کرے دن کا محاسبہ بعد نماز مغرب اور شب کا بعد نماز صبح کرے ۔ محاسبہ کا معنی یہہ ہے کہ راتدنمین حساب کرکے کہ مجہہ سے اس شب مین اور اس دن مین کتنی نیکیان ہوئین اور کیا کیا اور نیز کتنی بدیان ہوئین اور کون کون پس نیکی پہ شکر الٰہی بجالائے اور بدی پر توبہ و استغفار کرے اور صدق مقال یعنی ہمیشہ سچ کہنا و اکل حلال یعنی حلال کہانا اپنے پر لازم کرے ٹھٹھا اور تمسخر اور لہو و لعب کی مجلسون سے بہت احتراز کرے اور ہمیشہ رب العزت کی خوشنودی کا طلبگار رہے رزائل کو ترک کرکے فضایل اختیار کرے اور کسی سے دشمنی نہ رکھے نیکو کار و نیکو رفتار و باوقار و بُردبار رہے اور کبھی ان اوصاف محمودہ کے حاصل ہونے پر غرہ نکرے اور اپنے آپ کو دوسرون سے اچھا نہ سمجھین کہ یہہ سب سے بڑہکر بری بات ہے ۔ پس اسی لئے بزرگان طریقت نے اقسام کی دعائین وغیرہ پڑہا کرنے کو اپنے پر لازم کرلیا ہے منجملہ ان ادعیہ کے ایک دعائے حزب البحر ہے جو ہر امر کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے ۔ راقم آثم کو چار طرح سے دعائے مذکور کی اجازت حاصل ہے پس انمین سے ایک روایت پر جسکا خاندانِ چشتیہ مین پڑہنے کا معمول ہے بلحاظ سہولت مسلمین اکتفا کی جاتی ہے کہ ہر روایت کا درج کرنا دقت سے خالی نہین چاہئے کہ تقوی

و پرہیزگاری سے اس دعا کا ورد رکھے کہ بجز تقوی کے فائدہ نہین بعد نماز صبح اور بعد نماز
عصر کے ہمیشہ اس دعا کو پڑھ لیا کرے اور اگر کوئی سختی پیش آوے تو پانچون وقت کی نماز کے
بعد مداومت رکھے پوشیدہ نرہے کہ جیسا دعاوی مجرب و مستند سے فائدہ ہوتا ہے ویسا ہی اونکے
شرایط ادا نہ کرنے اور بے احتیاطی کرنے سے نقصان بھی ہوتا ہے مثلاً کوئی عامل حزب البحر کا
ممنوعات شرعیہ مین مبتلا ہو جاوے تو وہ ضرور کسی نہ کسی بلا مین مبتلا ہو گا پس اتباع سنت و
اجتناب بدعت کا ہردم خیال رہے کہ یہی اسکا رکن اعظم و شرط مقدم ہے واللہ الموفق والمعین و نعم النصیر

طریق دعوت حزب البحر

ایام دعوتمین ہمیشہ صایم رہے اور بوقت افطار کے دس بار یا حی یا قیوم اور دس بار درود شریف پڑھکر پانی
سے افطار کرے بعد افطار گیارہ بار درود شریف اور گیارہ بار یا حی یا قیوم پھر پڑھے اور وقت کھانا کھانیکے ہر لقمہ پر
بسم اللہ اور درود شریف پڑھتا رہے اور سوای ایام دعوت کے اگر مواظبت کنندہ اوسکا بسم اللہ ہر لقمہ پر
پڑھا کرے تو بہتر ہے اور اگر بعد ایام دعوت کے امور عجیب و غریب دیکھے کسی سے نہ کہے مگر استاد سے اور آخر
دن دعوتمین یعنی بعد فراغ ختم کے واسطے قبول دعوت کیواسطے قربانی کرے ایک گائی خواہ سات بکریان
ایک بار بشرایط قربانی یعنے یہہ کہ سب عیوب سے سالم ہو اور اگر مقدور ایک گائی خواہ ایک بکری
کا نہ رکھتا ہو تو ایک مرغ۔ اور ایام دعوتمین ہر روز ارباب استحقاق کو کچھہ دینا چاہیے اور بعد پوری ہونے
دعوت کے شبانہ روز مین خواہ دنکو یا رات کو ایک مرتبہ کوئی وقت خاص مقرر کرکے بلاناغہ حزب البحر کو
پڑھتا رہے مگر طریق مواظبت کنندگان اس دعا کا اکثر بعد نماز صبح اور نماز عصر کے ہے اور اگر ناغہ ہو جاوے تو
اوسکا دوسرے روز اعادہ کرے اور جس وقت پڑھنے والا اس دعا کا محل اشارہ پر پہونچے تو سر کو آسمان کی طرف
اٹھا کر دونون آنکھین پھیرے ہوئے دونون ہاتھون کو دعا کیواسطے اٹھاوے انشاء اللہ تعالی دعا جلد قبول
ہو جاویگی اور جب اس دعا کے پڑھنے کا کسی مقصد خاص کیواسطے ارادہ کرے تو لازم ہے کہ مقام خالی اور صاف مین
بعد غسل کے دو رکعت نماز ادا کرے اور بعد سلام اس حزب کو پانچ یا سات بار پڑھے حاجت بر آویگی
اور وقت پڑھنے کے رو بقبلہ ہو اور عبارت دعا کے معنی پر توجہ دل سے خیال کرتا رہے۔ طریقہ نشست کا
واسطے دعوت کے یہہ ہے کہ منڈلے مین بیٹھے اور منڈلہ عاملین کی اصطلاح مین یہہ ہے کہ اندر چھری کے
فولاد کی چھری سے کہ مستعمل نہ ہو ایک دائرہ کھینچے اسطرح اور ایک روایت مین چار خط مربع
بشکل طولانی اسطرح اور محل دخول کا جانب قبلہ رکھے اور وقت کھینچے خط دائرے کے آیۃ الکرسی
پڑھے اسطرح پر کہ کشش دائرے کی ساتھہ تمام ہو جاوے جب خط کے اندر آجاوے داخل ہونیکی جگہ پر بھی خط کھینچے

کہ دائرہ پورا ہو جاوی اور چھری درمیان خط کے لیجاوی اور اگر جگہ خط کھینچنے کی نہ ہو تو ریشم سات رنگ
کا لیوی اور بعوض خط کے اوسیصورت سے پہیرے جب خط سے باہر آوی چھری کو اٹھا لیوی اور دروازہ
کو بگاڑ دیوی اور اگر ریشم ہووے تو اوسیقدر کہ جگہ آنے جانے کی ہو دور کرے اور ہر روز منڈلہ یعنے
دائرہ نیا کھینچے اور جب منڈلہ مین بیٹھے سب خطرات فاسدہ دل سے دور کری اور حضور دل سی موافق تعداد
معین کے دعا پڑہے۔ طریق دعوت یعنے ادای زکوٰۃ حزب البحر۔ طریق دعوت اس دعا کا دو طرح پر
ہے صغیر اور کبیر۔ دعوت صغیر تین روز مین ہے ہر روز ایک سو بیس بار پڑہے اور اعتصام پہلی بار اور اختتام
اخیر بار مین پڑہے ہر بار اعتصام اور اختتام کا پڑہنا ضرور نہین اور دعوت کبیر بارہ یوم مین ہی ہر روز
تین بار پڑہی اور اس مین بھی اعتصام پہلی بار اور اختتام اخیر بار پڑہے۔ اور دونون طریق مین ہر روز
غسل کرے اور روزہ رکھے اور ترک حیوانات کرے یعنی فقط جو کی روٹی اور ایسی آگ مین پکا دی کہ اوس
آگ مین کوئی جاندار نہ مر جاوے مثلاً لکڑی گھنی ہوئی نہ ہووی کہ اوس مین کیڑے ہونیکا شبہ ہوتا ہے بھوسی
یا کوئلے سے روٹی پکا لیوے اور نمک لاہوری ڈالے اور مقام نشست کا بہتر یہہ ہے کہ لب دریا کوئی
مکان صاف اور محفوظ ہو یا مسجد ہو اوسمین پڑہی اور پارچہ نادوختہ کا تہ بند باندہی اور ایک چادر نادوختہ
اوڑہے شوئیدہ ہو یا نیا اور بدون استاد سند یافتہ کی اجازت کے فقط کتاب کے مطالعہ سے ادای
زکوٰۃ کی جرأت نکرے البتہ بقصد ثواب پڑہنا فائدہ سے خالی نہین اور جس کو اجازت مطلوب ہو
وہ سنا کر بخوبی ترتیب ادائے زکوٰۃ وغیرہ سیکہہ کر پڑہے کہ بہت نفع ہو گا انشاء اللہ تعالی۔

اعتصام دعای حزب البحر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ
اور جب آوین تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان لاتی ہین ساتہہ نشانیون ہماری کی پس سلامتی ہی اوپر تمہاری لکہی ہی پروردگار تمہاری
عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ
اوپر اپنی ذات کے مہربانی یہہ کہ تحقیق جو کوئی عمل کری تم مین سے برا کام ساتہہ نادانی کے پہر توبہ کری پیچہے اسکے

وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ

اور نیکی کری پس تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہی اور اسیطرح جدا جدا بیان کرتے ہین ہم نشانیان اور تو کہ ظاہر

سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ۝ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ

راہ گنہگارون کی کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون یہ کہ عبادت کرون اُن لوگونکی کہ پکارتے ہو تم

مِن دُونِ اللَّهِ ۚ قُل لَّا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَ

سوائے خدا کے کہہ نہین پیروی کرتا مین خواہشون تمہاری کی تحقیق گمراہ ہوجاؤن مین اسوقت

مَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝ ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ

اور نہون مین راہ پانیوالون سے پھر اُتارا تم پر پیچھے غم کے

أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَائِفَةٌ قَدْ

امن اونگ تھی کہ ڈھانکتی تھی ایک جماعت کو تم مین سے اور ایک جماعت تھی کہ تحقیق

أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ

فکر مین ڈالا تھا انکو جانون اُنکی نے گمان کرتے تھے ساتھ اللہ کے سوای حق کے گمان جاہلیت کا

يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ

کہتے تھے آیا ہے واسطے ہمارے اختیار سے کچھ چیز کہہ تو تحقیق اختیار سب

لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ

واسطے اللہ کے ہے چھپاتے ہین بیچ جیون اپنی کے وہ چیز کہ نہین ظاہر کرتے واسطے تیرے کہتے ہین

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُل لَّوْ

اگر ہوتا واسطے ہمارے اختیار سے کچھ نہ مارے جاتے ہم یہان کہہ اگر

كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ

ہوتے تم بیچ گھرون اپنے کے البتہ نکل کھڑے ہوتے وہ لوگ کہ لکھا گیا ہی اوپر انکے مارے جانا طرف

مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ

جگہ پڑنے انکے کے اور تو کہ آزمادے اللہ اوس چیز کو کہ بیچ سینون تمہارے کی ہی اور تو کہ خالص کری

مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

اُس چیز کو کہ بیچ دلون تمہارے کی ہی اور اللہ جاننے والا ہی سینے والی بات کو محمد رسول اللہ کا ہی

آیت ثم انزل علیکم من بعد الغم آل عمران رکوع ۶ پارہ چہارم

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ

اور جو لوگ ساتھ اسکے ہیں سخت ہیں اوپر کفار کے رحم دل ہیں درمیان اپنے دیکھتا ہے تو انکو

رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ

رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے چاہتے ہیں فضل خدا کا اور رضامندی اسکی نشانی انکی

فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

بیچ موہوں انکے ہے اثر سجدے کے سے یہ ہے صفت اون کی بیچ توریت کے

وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ

اور صفت اونکی بیچ انجیل کے جیسے کھیتی نکالے سوئی اپنی پس قوی کرے اسکو

فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ

پس موٹی ہو جاوے پس کھڑی ہو جاوے اوپر جڑوں اپنی کے خوش لگتی ہے کھیتی کرنیوالیکو تو کہ غصہ میں

بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بسبب اون مسلمانونکی کافرونکو وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگونکو کہ ایمان لای اور کام کیٔ اچھے

مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ؏

اون میں سے بخشش اور ثواب بڑا

الف لام با تا ثا جیم حا خا دال ذال را زا سین شین صاد ضاد

طا ظا عین غین فا قاف کاف لام میم نون واو ہا لام الف ہمزہ یا

رَبِّ سَهِّلْ وَيَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا يَا رَبِّ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ثَلٰثًا

ای پروردگار ہمارے سہل کر اور آسان کر اور مت سختی کر ہمپر ای رب ہمارے تیری رحمت سے ای بڑے رحم کرنے والے رحم کرنیوالونکے ۳ بار پڑہے

دعای حزب البحر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيْمُ

ای اللہ ای رحمن ای رحیم ای بلند مرتبہ ای بزرگ مرتبہ ای بردبار ای جاننے والے اسرار کے

أَنْتَ رَبِّيْ وَعِلْمُكَ حَسْبِيْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّيْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ

تو پروردگار میرا ہی اور علم تیرا ہمارے حال کو کافی ہی ہمکو پس کیا خوب ہی پروردگار ہمارا بالکو والا اور کیا خوب

حَسْبِيْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَاءُ وَأَنْتَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ نَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ

ہمارا کفایت کرنیوالا ہے تو مدد دیتا ہی تو جسکو تو چاہی اور تو غالب مہربان ہے ۔ مانگتے ہیں ہم تجھسے بچنا اپنا

فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ وَالْإِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ

بیچ سب حرکات اور سکنات کے جو ہم سے عقدا ظاہر ہوتی اور سب باتوں میں کہ ہماری زبان سے نکلیں اور سب ارادوں میں کہ دلمیں گذریں اور سب خطرے

وَالنَّظَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّكُوْكِ وَالْأَوْهَامِ السَّاتِرَةِ

اور نظروں میں گمانوں اور شکوں اور وہموں سے کہ ڈھانکنے والے ہیں

لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ يَا نُوْرُ يَا نُوْرُ يَا نُوْرُ

دلوں کو معائنہ غیبوں سے اے روشن کرنیوالے اے روشن کرنیوالے اے روشن کرنیوالے

نَوِّرْ قَلْبِيْ بِنُوْرِ الْهِدَايَةِ وَالْإِيْمَانِ وَالتَّوْفِيْقِ وَأَنْتَ

روشن کر میرا دل نور سے ہدایت اور ایمان اور توفیق کے اور تو

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ لَقَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا

خوب جاننے والا ہی غیبوں کا اسلئے کہ تحقیق آزمائے گئے ہیں ایمان والے اور ہلا دئے گئے ہیں ہلا دینا

شَدِيْدًا ۵ وَإِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

سخت اور اسوقت کہ کہتے ہیں منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں

مَرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ إِلَّا غُرُوْرًا فَثَبِّتْنَا

بیماری ہے نہیں وعدہ ہمکو اللہ نے اور اوسکے رسول نے مگر بطریق فریب کے پس ثابت قدم رکھ ہمکو

وَانْصُرْنَا وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ

اور مدد کر ہماری اور فرمانبردار کر دے ہمارے واسطے اس دریا کو جیسا کہ مسخر کر دیا تو نے دریا کو

لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِإِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

واسطے موسی علیہ السلام کے اور مسخر کیا تو نے آگ کو واسطے ابراہیم علیہ السلام کے

وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيْدَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور مسخر کیا تو نے پہاڑوں اور لوہے کو واسطے داود علیہ السلام کے

وَسَخَّرْتَ الرِّيَاحَ وَالشَّيَاطِيْنَ وَالْجِنَّ وَالْاِنْسَ لِسُلَيْمَانَ

اور مسخر کیا تو نے ہواون اور شیطانون اور جن کو اور آدمی کو واسطے سلیمان

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَخَّرْتَ الْبُرَاقَ وَالْمُلْكَ وَالْمَلَكُوْتَ

علیہ السلام کے اور مسخر کیا تو نے

وَالثَّقَلَيْنِ وَالْعَوَالِمَ كُلَّهَا لِسَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِي الْاَرْضِ

اور مسخر کر واسطے ہمارے ہر دریا کو کہ وہ تیری ملک ہے زمین مین

وَالسَّمَاءِ وَالْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ

و آسمان مین اور عالم ملک اور عالم ملکوت مین اور تابع کر تو ہر دریاے دنیا اور دریاے آخرت کو

وَاَهْلَهُمَا وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ شَيْءٍ يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ

اور ان دونون کے اور مسخر کر تو واسطے ہمارے ہر چیز کو اے وہ ذات کہ اسکے ہاتھ مین حکومت

كُلِّ شَيْءٍ - كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ كٓهٰيٰعٓصٓ اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ

ہر چیز کی ہے   یک بار   مدد دے ہمکو کیونکہ تو

خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ ۝ وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ

بہترین مدد دینے والونکا ہے   اور کھولدے ہماری بند کامون کو کیونکہ تو بہترین کھولنے والونکا

وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ۝ وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ

اور بخش تو ہمکو اسواسطے کہ تو بہترین بخشنے والون کا ہے   اور رحم کر تو ہمپر اسلیے کہ تو بہترین

خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ - وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

رحم کرنیوالونکا ہے   اور روزی دے ہمکو کیونکہ تو بہترین روزی دینے والون کا ہے

وَاحْفَظْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ ۝ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا

اور نگاہ رکھ ہمکو آفات سے اسواسطے کہ تو بہترین نگاہبانونکا ہے   اور راہ دکھا ہمکو اور نجات دے ہمکو

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيْحًا

قوم ظالمون سے   اور بخش ہمارے واسطے اپنے پاس سے ہوا

طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِي عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ
خوش جیسی کہ وہ تیرے علم مین ہی اور پہیلا دو اس ہوا کو ہمپر اپنے خزانون
رَحْمَتِكَ وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ
رحمت سے اور اٹہا تو ہمکو ساتہہ اس ہوای خوش کے اٹہانا بزرگی کا ساتہہ سلامتی اورعافیت کے
فِي الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
دین اور دنیا اور آخرت مین تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے
اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا أُمُورَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوبِنَا وَأَبْدَانِنَا
یا اللہ آسان کردی ہماری واسطے ہمارے کامونکو ساتہہ راحت کے واسطے دلون ہمارے اور بدنون ہمارے
وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِي دِينِنَا وَدُنْيَانَا وَكُنْ لَنَا
اور سلامتی اور عافیت کے اوربیچ دین ہمارے اور دنیا ہماری کے اور ہو تو واسطے ہمارے
صَاحِبًا فِي سَفَرِنَا وَمُعِينًا وَحَامِيًا فِي حَضَرِنَا وَخَلِيفَةً
ہمنشین سفر مین اور مددگار اور نگہبان ہمارے گہر مین اور قائم مقام ہمارے
فِي أَهْلِنَا وَاطْمِسْ عَلَىٰ وُجُوهِ أَعْدَائِنَا وَامْسَخْهُمْ
لوگون مین اور مٹا دے منہ ہمارے دشمنون کے اور مسخ کردے تو انکو
عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمَجِيءَ إِلَيْنَا
اپنی جگہ پر پہر وہ نہ سکین گذرنا کسی طرف کو اور نہ سکین آنا ہماری طرف
بِحَقِّ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا
اور اگر ہم چاہین البتہ مٹا دین انکی آنکہونکو پس آگے پکڑینگے
الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ۝ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ
ایک راہ پہر کہانسے دیکہینگے اور اگر ہم چاہین البتہ مسخ کردین ہم انکو
مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ۝
انکی جگہ پر پس نہ سکین گذرنا اور نہ پہرین
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يٰسٓ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ
ساتہ قسم ہے قرآن محکم کی

[illegible]

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۙ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ تَنزِيلَ
تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤن سے ہی راہ سیدھی پر اتارا ہے
الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۙ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ
غالب مہربان نے تو کہ ڈر اوے اس قوم کو کہ نہین ڈرائے گئے ہین باپ انکے
فَهُمْ غَافِلُونَ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ
پس وہ بے خبر ہین البتہ تحقیق سچ ہوئی بات اوپر بہتون انکے کے پس وہ
لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ
نہین ایمان لاتے تحقیق کیا ہمنے بیچ گردنون انکی کے طوق سو وہ طوق
إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
تھوڑیون تک ہے پس وہ سر اونچا کئے ہوئے ہین اور کی ہمنے اون کے آگے سے
سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ
ایک دیوار اور اون کے پیچھے سے ایک دیوار پس ڈھانکا ہمنے انکو سو وہ نہین دیکھتے ہین
شَاهَتِ الْوُجُوهُ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۝ وَقَدْ خَابَ
بدشکل اور رسوا ہوے منہ اور ذلیل ہوگئی منہ واسطے زندہ قایم رہنیوالے کو اور تحقیق ناکام
مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ طسم طس حم عسق مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ
وہ شخص کہ اوسنے اٹھایا ظلم کو جاری کیا دو دریاؤنکو کہ باہم ملتے ہین
بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ حم حم حم حم حم حم حم
درمیان ان دونونکے ایک حجاب ہے کہ ایک دوسرے پر تعدی نہین کرتے پیش ۱۲ راست ۱۲ چپ ۱۲ پس ۱۲ فوق ۱۲ تحت ۱۲ گرم کیا گیا
الْأَمْرُ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنصَرُونَ ۝ حم تَنزِيلُ الْكِتَابِ
امر اور آگئی مدد خدا پس ہم پر فتح یاب نہونگے ہماری دشمن اتارنا کتاب کا
مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ
اللہ غالب جاننے والے کیطرف سے ہے کہ بخشنے والا گناہونکا اور قبول کرنیوالا توبہ کا ہے
شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ
سخت عذاب کرنیوالا صاحب قوت کا نہین کوئی معبود مگر وہ

اس کو نبی بار ہا سورہ یٰس مار ۱۲۵ بار پڑھنا تہ بچے کو کہ نظر نہ لگے ... پڑھ دیتے دشمنون ... ۱۲۷ ... تمام بدن ... کر لیوین

إِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيطَانُنَا يٰسٓ سَقْفُنَا

اوس کی طرف ہے پہرجانا ۔ بسم اللہ دروازہ ہمارا ہے اور سورہ تبارک دیواریں ہماری ہین اور سورہ یٰسٓ چہت ہماری

كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَ

کلمہ کھیعص کفایت ہمارے ہر مشکل کا ہو نیکو اسطے ہو اور کلمہ حمعسق کا ہمارے حمایت ہو آفتونسے پس جلد کفایت کریگا تجھکو اللہ اون

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا وَعَيْنُ

وہ سننے والا جاننے والا ہے | تین بار | پردہ عرش کا لٹکا ہوا ہے ہم پر اور آنکہ

اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا سَبْعًا وَاللّٰهُ

عنایت خدا کی دیکھنے والی ہے ہماری طرف ساتھ مدد خدا تعالیٰ کے نہ قدرت دیا جائیگا ہمپر کوئی اور اللہ

مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ ثلثا

گرد اون کے سے گھیرنے والا ہے بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ بیچ لوح محفوظ کے

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا ثلثا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ ثلثا اِنَّ وَلِيِّيَ

پس اللہ بہتر ہے نگہبانی کرنیوالا اور وہ مہربان زیادہ ہے مہربانی کرنیوالونکا ۔ تحقیق میرا

اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ثلثا حَسْبِيَ اللّٰهُ

کارساز ہے اللہ کہ اوسنے اتارا کتاب کو اور وہ دوست رکھتا ہے نیک کارونکو کافی ہے مجکو اللہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

نہین کوئی معبود مگر وہ اسی پر بھروسا کیا مینے اور وہ ہے صاحب تخت بڑے کا ۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ كَافِرِيْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ

اے پروردگار ہمارے کہولدے درمیان ہمارے اور درمیان قوم کافرون کے ساتھ نام خدا کے

لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ

کہ نہین ضرر پہنچاتی ساتھ نام اسکے کے کوئی چیز زمین بین اور نہ آسمان مین اور وہ

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

سننے والا جاننے والا ہے اور نہین پہرنا گناہ سے اور نہین قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ برتر بزرگ کے

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

پاکی بیان کر پروردگار اپنے کی صاحب عزت والے کی اس چیز سے کہ بیان کرتے ہین اور سلام ہو اوپر رسولون کے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ

اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا اور رحمت بھیجے اللہ اوپر سردار ہمارے کے جو محمد ہین اور اون کے آل

وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۞ اختتام حزب البحر

اور اصحاب پر اور سلام زیادہ زیادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ يَا اَللّٰهُ يَا نُوْرُ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ

اے ذات جامع صفات کمال کی اور روشن کرنیوالے ممکنات کو اور ثابت اور ظاہر

اَكْسِنِيْ مِنْ نُوْرِكَ وَعَلِّمْنِيْ مِنْ عِلْمِكَ وَفَهِّمْنِيْ عَنْكَ

پہنا نیوالے ہمکو اپنے نور سے اور سکھلا تو ہمکو اپنے علم سے اور سمجھ دے تو ہمکو اپنی طرف سے

وَاَسْمِعْنِيْ مِنْكَ وَاَبْصِرْنِيْ بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور سنا تو ہمکو اپنی طرف سے اور دکھلا تو ہمکو ساتھ اپنے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے

يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ اِسْمَعْ دُعَائِيْ

اے سننے والے اے جاننے والے اے بردبار اے بلند مرتبہ اے بزرگ سن تو میری دعا کو

بِخَصَائِصِ لُطْفِكَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ ۞ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ

اپنی خاص مہربانی سے قبول کر تو اس دعا کو قبول کر تو اس دعا کو پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلمات

اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۳ يَا عَظِيْمَ السُّلْطَانِ

خدا کے کہ پورے اور کامل ہیں سب برائی اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہے تین بار اے بڑی علو والے

يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا دَائِمَ النِّعَمِ يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ يَا وَاسِعَ

اے قدیم سے احسان کرنیوالے اے ہمیشہ نعمت دینے والے اے فراخ کرنیوالے روزی کے اے کشادہ کرنیوالے

الْعَطَا يَا دَافِعَ الْبَلَا يَا حَاضِرًا لَيْسَ بِغَائِبٍ يَا مَوْجُوْدًا

بخشش کو اے دور کرنیوالے بلاؤں کے اے وہ ذات کہ حاضر ہے کسی وقت غائب نہیں اے وہ ذات کہ موجود

عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْمَصَائِبِ يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ يَا لَطِيْفَ

وقت سختیوں اور مصیبتوں کے اے پوشیدہ مہربانی کرنیوالے اے پاکیزہ کار

الصُّنْعِ يَا حَلِيْمًا لَا يَعْجَلُ اقْضِ حَاجَتِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا

اے بردبار کہ نہیں جلدی کرتا گرفت گناہوں نہیں پوری کر میری حاجت کو اپنی مہربانی سے اے

اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ

مہربان زیادہ تر مہربانوں سے اے اللہ میں تحقیق پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے نام کے جو مخزون ہے

الْمَكْنُونِ السَّلَامِ الْمُنَزَّلِ الْقُدُّوسِ الْمُقَدَّسِ

پوشیدہ ہے سلام ہے اتارا گیا ہے پاک ہے پاکیزہ ہے

الْمُطَهَّرِ الطَّاهِرِ يَا دَهْرُ يَا دَيْهُورُ يَا دَيْهَارُ يَا أَزَلُ يَا أَبَدُ

پاک ہے طاہر ہے اے وہ ذات کہ ہمیشہ ہے

يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

ابد تک اے وہ ذات کہ نہ جنا ہے اوس نے کسیکو اور نہ جنا گیا اور نہیں ہے اسکا کوئی ہمجنس

يَا مَنْ لَمْ يَزَلْ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ط يَا مَنْ

اے وہ ذات کہ اسکو ہمیشگی ہے اے وہ ذات کہ ہر مخلوق کے دل اوسکیطرف متوجہ ہیں اے وہ ذات کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ

لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ إِلَّا هُوَ يَا كَانُ يَا كَيْنَانُ يَا رُوحُ يَا كَائِنُ

ذات کہ نہیں جانتا اسکی حقیقت کو مگر وہ اے ثابت اپنی ذات میں اے موجود اپنی ذات میں اے وہ ذات کہ عالم ازل

قَبْلَ كُلِّ كَوْنٍ يَا كَائِنُ بَعْدَ كُلِّ كَوْنٍ تَلْتَا اِهْيَا

پہلے ہر موجود کے تھا اے وہ ذات کہ موجود رہیگی بعد ہر موجود کے تین بار

اِشْرَاهِيَا اَذُونِي اَثْبَاؤُتْ يَا مُجَلِّي عَظَائِمِ الْأُمُورِ

اے روشن کرنیوالے بزرگ چیزوں کو

سُبْحَانَكَ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحَانَكَ عَلٰى

پاکی ہے تجکو اور بردباری تیرے کے باوجود جاننے تیرے کے پاکی ہے تجکو اوپر

عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ

درگذر تیرے کے باوجود قدرت تیری کے سو اگر روگردانی کفار پس کہ کفایت کرنیوالا

اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ اوسی پر توکل کیا میں نے اور وہ صاحب عرش

الْعَظِيمِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ

بڑے کا ہے نہیں ہے مانند اوسکے کوئی چیز اور وہ سننے والا

الْعَلِيمُ الْبَصِيرُ ط

جاننے والا ہے

خاتمہ

ہزار ہزار حمد اس رب متعال ذو الکرم و الجلال کا کہ رسالہ ہذا حسن اختتام پایا اللہ جل شانہ اس کو اپنے فضل و کرم و جود اتم سے قبول فرما کر کل مومنین خصوصاً اس مسکین کے منتسبین کو اس سے نفع تام عطا فرمائے اور اس کوشش کو میری قبول فرما کے میری نجات کا ذریعہ بنائے اَللّٰھُمَّ لَا تُؤَاخِذْنَا بِسُوْءِ اَعْمَالِنَا وَ بِشَرِّ اَفْعَالِنَا وَ بِزُوْرِ اَقْوَالِنَا وَ اجْعَلْنَا مُحِبِّیْنَ لَکَ وَ مُحِبِّیْنَ لِاَحِبَّائِکَ وَ احْشُرْنَا تَحْتَ تُرَابِ اَقْدَامِ کِلَابِ اَحِبَّائِکَ یَا اَقْدَرَ الْقَادِرِیْنَ وَ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الْمُخْلِصِیْنَ الْفَائِزِیْنَ الْاٰمِنِیْنَ وَ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا عَنْ غَیْرِکَ وَ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی وَ سَلَّمَ عَلٰی اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

قطعہ مدحیہ مصنفہ جناب محمد عبد الغفور صاحب اختر اہلکار محکمہ سرکار علاقہ عدالت و کوتوالی و امور عامہ

عالم دین و واعظ بےمثل — عبد ہادی ہیں رازدان سلوک
مشغل سالک طریقت ہے — یا یہہ ہے مہر آسمان سلوک
از سر اعتقاد آنکھوں پر — اسکو رکھتے ہیں ماہران سلوک
مرحبا خوب نسخہ لکھا ہے — بارک اللہ در بیان سلوک
چشم حق بین سے اسکو گر دیکھو — پھر تو ظاہر ہو عز و شان سلوک
اس سے ہوتی نہیں طبیعت سیر — ہے یہہ دلچسپ داستان سلوک
طالبو گمرہی کا خوف نہیں — ہادی خضر کاروان سلوک
گوہر بے بہا مطالب ہیں — یہی معدن یہی ہے کان سلوک
رہروان رہ سلوک اختر — اس سے پائینگے اب نشان سلوک

قصائد

ق ۱

قرار اس دل مضطر کو اے خدا دینا — ترے حبیب کا روضہ مجھے دکھا دینا

نہ چاہیئے مجھے زنہار دولت دنیا — غنائے قلبی سے مجھکو غنی بنا دینا

جہان کی سیر سے دل سیر ہو چکا یارب — حریم خانہ کعبہ بس اب دکھا دینا

خوشی نہین ہے مجھے ہند کی سکونت مین — لجا یہان سے مدینہ مین ہی بسا دینا

ہمیشہ غم سے مرے آہ گریان ہون — ذرا نبی سے مجھے اے خدا ملا دینا

محب صادق احمد ہو مسلمانو — خوشی سے دولت و جان آپ پہ لٹا دینا

نہین ہے وقت یہ غفلت کا العزیزو تم — دلونکو اپنے ذرا وقت اب جگا دینا

یہان ہے محفل میلاد سرور عالم — یہ مژدہ سارے محبون کو اب سنا دینا

ثنا و نعت رسول کریم اے مسکین
نزول رحمت حق کے لئے پڑھا دینا

ق ۲

الٰہی عشق ہمین بس رسول کا دینا — دلون سے الفت دنیا دون اٹھا دینا

ترے حبیب کی ذکر و ثنا کی برکت سے — ہمارے دل کو مصفا ترین بنا دینا

ہون مین بھی عاشق ادنی نبی اکرم کا — کرم سے دار جہان مین مجھ کو بھی جگہ دینا

ہے جسکے دل مین تمنا نعیم جنت کی — رسول پاک کی الفت مین جان لٹا دینا

نہین ہے جس دلِ ابتر مین الفت احمد
بھلا ہے اُس دلِ ناپاک کا جلا دینا

مین تشنۂ دیدِ پیمبر کا ہون خداوندا
شراب وصل مجھے جلد تر پلا دینا

تمہارا نام مبارک ہے شافع محشر
ہم عاصیون کو قیامت مین بخشوا دینا

ہے بعد مرنے کے یہ التجا صبا تم سے
کہ خاک میری مدینہ طرف اُڑا دینا

بحبِّ الفت احمد اے بندۂ مسکین
قصیدہ پڑھکے یہ حضار کو سنا دینا

دل بھر آیا قوم کی حالتِ پریشان دیکھکر
درد و غم بڑھتا چلا حالِ مسلمان دیکھکر

قوم کا ہمدرد اب کوئی نظر آتا نہین
رحم کوئی کرتا نہین سب سے غریبان دیکھکر

صولتِ اسلام جو پہلے تھی وہ اب ہے کہان
رعب کھاتے تھے جسے سام و نریمان دیکھکر

وا دریغا خیر خواہ مسلمین کے حال پر
فکر کچھ کرتے نہین حالِ یتیمان دیکھکر

اپنے بچون کا خیالِ نفع جب ہمکو نہین
فکر کب ہمکو رہے اورون کے نقصان دیکھکر

ہے تعجب دوسری اقوام ہم سے بڑھ گئین
پر نہین عبرت لیا انسان کو انسان دیکھکر

آفتاب چرخ ملت آچکا نزد زوال
کچھ سنبھالو آپ کو اے اہل ایمان دیکھکر

زندگی کی آہ اب کشتی بھنور مین آگئی
اہل کشتی بے خبر ہین آہ طوفان دیکھکر

آہ ایسے ہو گئے افعال نالایق میرے
آگیا غیرت مین جنکو آہ شیطان دیکھکر

الامان اس حال ابتر سے الامان خدایا
رحم اپنا بند مت کر ہم پہ عصیان دیکھکر

شوق دے تعلیم علم دین کا سب کو خدا
تا نہ رو دین مومنان خواری صبیان دیکھکر

مومنون مین اتحاد ایک جہتی کر عطا — ہوئین گے سرور جسکو سب مجتان دیکھکر
وہ بھی دن لادے خدا آتا ہوئے ایسا مدبر — کہ ترقی کر سکین جسکو مسلمان دیکھکر
آنکھہ ٹھنڈی ہو خدا چاہے تو لوگونکی ضرور — حیدرآباد دکن رشک گلستان دیکھکر

چند مسکین نے سنائی تلخ باتین آہ جب
دل بھر آیا قوم کی حالت پریشان دیکھکر

۳ محمد مصطفےٰ نور سے علےٰ نور — رسول دوسرا نور سے علےٰ نور
شب معراج مین سیر نبی پر — فرشتون نے کہا نور علےٰ نور
جمال پاک سے پردہ اُٹھا جب — ہوے ارض و سما نور سے علےٰ نور
ہدایت کا جسے مظہر بنایا — وہ ہے شمس ہدا نور سے علےٰ نور
محبو ہمکو فضل ایزدی سے — نبی کیا ملا نور سے علےٰ نور
بہت مسرور ہو بیٹھو عزیزو — بیان ہے آج کا نور سے علےٰ نور
ہمارے واسطے حق نے نبی کا — کیا صدر ضیا نور سے علےٰ نور
نبی ہم پر کرم فرمائیے گا — تمہین حق نے کہا نور علےٰ نور

اے مسکین تو نے کیا سمجھا نبی کو
سراپا نور تھا نور علیٰ نور

۵ ہجرت سے نبی کی ہون پریشان شب و روز — کرتا ہون بسر زندگی بے جان شب و روز
ہو جاؤن فدا مین قدر رعنا نبی پر — ہے دل مین سمائی یہی ارمان شب و روز

ہونیکو تصدق رخ انور پہ نبی کے
ہین شمس و قمر پھرتے بجہان شب و روز

اس شمع رخ پاک پہ پروانہ کے مانند
ہوتا رہون ہر آن مین قربان شب و روز

اتنا نہوا نفع زیارت مجھے حاصل
ہوتا ہے میرے بیع کا نقصان شب و روز

کیا اسکے سوا ہو سکے مجھ سے کہ نبی پہ
کرتا رہون قربان دل و جان شب و روز

کیا وصف پیمبر کا میرے سے ہو عزیزو
مداح جب انکا رہے رحمان شب و روز

اخلاق عظیمہ پہ محمد کے فدا تھے
کفار و منافق بھی مسلمان شب و روز

اخلاق پیمبر کو اگر جاننا چاہو
باغور پڑھا کیجیو قرآن شب و روز

مت سمجھو کہ مین ہند مین آرام سے خوش ہون
آفت زدہ مغموم ہون حیران شب و روز

اچھا نہین ہوگا یہ مرض ہاے طبیبو
ناحق نہ کرا کیجیو درمان شب و روز

ازبسکہ تمنا ہے میری تجھسے الٰہی
مداح نبی کا رہون ہر آن شب و روز

جاری ہے لبون سے مرے جب نام نبی کا
چومیگا لبونکو مرے رضوان شب و روز

مسکین رضا حق کی اگر چاہئے تمکو
کرتے رہو وصف شہ اکوان شب و روز

خدا کیواسطے ہم جان نثار بیٹھے ہین
اوسی کے فضل کے امیدوار بیٹھے ہین

جہان کی سیر سے دل سیر ہو چکے ہین ہم
فقط نبی کے لئے دل فگار بیٹھے ہین

ہمارا عزم زیارت ہے سید کونین
مگر جو باندھکے ہم خاکسار بیٹھے ہین

خبر تو لیجیے روکیے نہ ہم پیادون کو
در علی پہ بہت شہ سوار بیٹھے ہین

جدا نہ کیجیو نعلین سے فقیرون کو
گلون کے پاس ہی گلشن مین جا بیٹھے ہین

ہماری خاک ملادے خدا مدینہ مین
فتادہ ہند مین ہم بیقرار بیٹھے ہین

چلو یہ سیر مدینہ خوشی سے ای مسکین
دکن مین کسلیئے یون خوار و زار بیٹھے ہین

کس جا ہے نہین ای جان تری راہ نہین ہے
بدبخت ہی وہ جسکو تری چاہ نہین ہے

ای ختم رسل آپکے مانند جہان مین
محبوب خدا کا کوئی واللہ نہین ہے

کیا جن و بشر کیا ملک و حور و پری کیا
کس دل کا ہمارا نبی دلخواہ نہین ہے

عاشق کو سمجھ کے حقارت کے نظر سے
دیوانہ کہین لوگ تو پروا نہین ہے

دنیا کا طلبگار ہے گمراہ عزیزو
جو طالب عقبی ہے وہ گمراہ نہین ہے

مقتول ہون مین خنجر ابروی نبی کا
کیا مجھکو شہیدون مین بہلا راہ نہین ہے

عاشق ہون نبی کا یہ خوشی مجھکو ہی کافی
بس اور کسی شئے کی مجھے چاہ نہین ہے

کچھ غم نہین اسکا کہ ہون مین عاجز و مسکین
کیا میرا نبی شاہونکا شہنشاہ نہین ہے

دل جو وصف شہ زہن مین ہے
مثل بلبل گزر چمن مین ہے

مثل میرے نبی صلعم کا اے یارو
روم تا شام تا یمن مین ہے

خوبیٔ زندگی اگرچہ ہو
احمدِؐ پاک کے وطن مین ہے

حب احمدؐ مین جان گئی جسکی
اسکی جا خلد کے چمن مین ہے

ہجر احمدؐ سے دل مرا یارو
روز و شب آفت و محن مین ہے

پڑہنے والا درود کا اکثر
ہم دارین سے امن مین ہے

غنچۂ آرزو کا وا ہونا
مرضی رب ذوالمنن مین ہے

گر مدینہ کی سیر اے مسکین
کیا تجھے فائدہ دکن مین ہے

ہاں ہوا اب عید رمضان المبارک آئی ہے
سب مسلمانون کے گہر رحمت خدا کی لائی ہے

روزہ و ترویح پر قایم رہو باصد خوشی
دیکھیو خیرات ہی خیرات کی یہ جا ہے

جو مسلمان حکم حق پر سر رکہے از صدق جان
جنت الفردوس کی اسکو بشارت آئی ہے

دار فانی پر نہ تجہہ تکیہ کرو امی بہایو
اپنے ہی عاشق کو وہ اپنا نہ سکلائی ہے

لیلۃ القدر آئی ہے توبہ کرو مانگو دعا
زخم عصیان کیلئے یہہ رات مرہم آئی ہے

خاتمہ مسکین کا اے ہادیِ خلق ایمان پہ کر
ہاتفِ غیبی نے بس یہہ ہی دعا سکہلائی ہے

الٰہی کب میری ہر آہ و زاری کو اثر ہوگا
کہ ملک ہند سے سوئے عرب میرا سفر ہوگا

مین کب تک دل کو ترساؤن کہانتک اشک
درخت آرزو کو میرے یارب کب ثمر ہوگا

تحیات و سلام پاک حضرت کو لیجا پہنچا   اے باد صبح اس روضہ پہ جب تیرا گذر ہوگا

مرا خوبی قسمت سے گذر جب ہو مدینہ مین   غلام آیا محمد کا یہ شہرہ دربدر ہوگا

زمین و آسمان دنیا و عقبیٰ ہین محمد کو   بجانے کون ایسا بے شعور و بے خبر ہوگا

قیامت مین ہو شہرہ جب پیمبر کی شفاعت کا   گنہگاران امت کو کھلا جنت کا در ہوگا

بروز حشر ہوینگے تمامی انبیا نفسی   تو لفظ امتی ہی بر لب خیر البشر ہوگا

ادب سے پڑھ درود امید رکھ اللہ سے مسکین
تصدق سے نبی کے خاتمہ ایمان پر ہوگا

چلے مجھ پہ تیغ لسان کیسے کیسے   ہمارے بھی ہین مہربان کیسے کیسے

عجب سخت حالت ہی کس کس کو رودون   مرے اٹھہ گئے قدردان کیسے کیسے

بزرگون کو اس طفل کی قدر کیا ہی   وے دیکھے ہین عالم جوان کیسے کیسے

ہزارون واعظ ہزارون نصیحت   سنائے ہین شیرین بیان کیسے کیسے

یہ پژمردہ گل کی حقیقت ہی کیا ہے   کہ دیکھے ہین وے گلستان کیسے کیسے

نہو بہایو اپنی حالت پہ نازان   تہ خاک ہین حکمران کیسے کیسے

ترے فضل و صدقہ سے تیری نبی کے   کئے بیٹھے یارب بیان کیسے کیسے

اثر تیر قرآن کا دیکھو عزیزو   خمیدہ کئے شہ کمان کیسے کیسے

ملک جن و انسان پری حور و غلمان   ہین قرآن کے سامعان کیسے کیسے

خدایا ترے پندِ قرآن پہ بے شک — ہوے صدقے شیرین زبان کیسے کیسے
ہزارون سے گمرہ نے پائی ہدایت — کرشمے ہین تیرے میان کیسے کیسے
خدایا ہمارا نہین کوئی غمخوار — کرم کر کہ ہین خستہ جان کیسے کیسے
ادہر نفس و شیطان و دنیا کی تزویر — ادہر جرم و عصیان عیان کیسے کیسے
ہمارے گناہون سے کی ہم نے توبہ — ذرا دیکہہ ہین تائبان کیسے کیسے
بلا ہامی داریں سے بہی امن دے — کہ پلٹے ہین تجہ سے امان کیسے کیسے
بنا نرم دل ہم کو یا ربِّ باری — جمے دل پہ ہین زنگ ورانِ کیسے کیسے
غرض تو بچالے بچالے آلٰہی — بچے تجہ سے ہین عاصیان کیسے کیسے
تو نظرِ کرم کر کہ ہاتون کو اپنے — اٹہائے ہین پیر و جوان کیسے کیسے ص در قرآن مجید وارد / گے کلا بل عمران علی / فافہم ۱۲

نہو رحمت حق سے تو نومید مسکین
ہوئے بخشیدہ ہین امتان کیسے کیسے

تمّ بالخیر

شجرۂ مبارکہ چشتیہ صابریہ امدادیہ رشیدیہ رزقنا اللہ تعالیٰ ثمراتہا

توا گر چاہے قبولیت دعا کیواسطے | عرض کرنا شاہ یون ولِ خدا کیواسطے

حمد ہے سب ہی ذات کبریا کیواسطے

ہے درود و نعت ختم الانبیا کیواسطے | اور سب اصحاب و آل مصطفےٰ کیواسطے

فضل کر ہم پر الٰہی مجتبیٰ کیواسطے

ورنہ بیچ رتی ہے خلقت التجا کیواسطے | آسرا تیرا ہے پیر مجھ بینوا کیواسطے

رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کیواسطے

ان بزرگونکو شفیع لایا ہون میں سو کر ملول | کیجیو یہ عرض میری انکے برکت سے قبول

تاریخ وفات		مقام مدفن
	ہاتھ اٹھا دن جب ترے آگے دعا کیواسطے	

زندہ اور رشد و ہدایت کر مدد میری خدا | تا محبت غیر حق کی دل سے میرے ہو جدا

۹ جمادی الاخری یوم جمعہ ۱۳۲۳	شہ رشید احمد محدث رہنما کیواسطے	گنگوہ ۔ مہدی والا

خلق کو ہوتا ہے حج و زیارت جا نصیب | کر مجھے اپنی دعا سے حج مردانہ نصیب

۱۲ جمادی الاخری ۱۳۱۷ھ	حاجی امداد اللہ ذو العطا کیواسطے	مکہ معظمہ جنت المعلیٰ قریب قبہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ قبہ میں سوم

پاک کر ظلمات عصیان سے الٰہی دل مرا | کر منور نور عرفان سے الٰہی دل مرا

۴ رمضان ۱۲۵۹ھ	حضرت نور محمد رہنما کیواسطے	جھنجھانہ ضلع مظفر نگر

ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید | اپنی تیغ عشق سے کر لے اگر مجھکو شہید

۲۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۶ھ	حاجی عبدالرحیم اہل غزا کیواسطے	پنجتار ملک ولایت
کر وہ پیدا درد و غم میرے دل افگار مین		بار پاؤں جس سے ای باری تیرے دربار مین
۸ محرم سنہ ۱۲۲۶ھ	شیخ عبدالباری شہ بیریا کیواسطے	امروہہ
شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم		کر ہدایت مجھکو اب راہ صراط مستقیم
یوم جمعہ ۲ رمضان سنہ ۱۱۹۰ھ	شاہ عبدالہادی پیر ہدیٰ کیواسطے	امروہہ
دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے		اپنے کوچے کی عطا کر ذلت و خواری مجھے
۲۷ رجب سنہ ۱۱۷۲ھ	شاہ عضد الدین عزیز دوسرا کیواسطے	امروہہ
دے مجھے عشق محمد اور محمدیون مین گن		ہو محمد ہی محمد ورد میرا رات دن
۱۱ رجب - ۲۳ رجب سنہ ۱۱۵۰ھ	شہ محمد اور محمدی اتقیا کیواسطے	امروہہ - اکبرآباد موتی کٹرہ
حب حق حب الٰہی حب مولا حب رب		الغرض کردے مجھے محو محبت سب کا سب
۹ رجب سنہ ۱۰۵۹ھ	شہ محب اللہ شیخ باصفا کیواسطے	الہ آباد
گرچہ مین غرق شقاوت ہون سعادت سے بعید		یہ توقع ہے کرے مجھ سے شقی کو تو سعید
سنہ ۱۱۴۰ھ	بوسعید اسعد اہل ورا کیواسطے	گنگوہ ضلع سہارنپور
قال اب تو حال اب تو سب کئے اب تو مین کام		لطف سے اپنے مرے کر ملک دین کا انتظام
۸ رجب یا ۲۴ سنہ ۱۰۳۵ھ	شہ نظام الدین بلخی مقتدا کیواسطے	بلخ
ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال		لیجئے اپنے عشق مین کر مجھکو با جاہ و جلال
۱۴ ذی الحجہ سنہ ۹۸۹ھ	شہ جلال الدین جلیل اصفیا کیواسطے	تھانیسر

حب دنیاوی سے کر کے پاک مجھکو یا حبیب		اپنی باغ قدس کی کر سیر تو میرے نصیب
یوم شنبہ ۲۳ جمادی الآخر ۹۴۵ھ یا ۹۴۴ھ	عبدالقدوس شہ صدق و صفا کیواسطے	گنگوہ ضلع سہارنپور
کر معطر روح کو بوسے محمدؐ سے میری		اور منور چشم کر روئے محمدؐ سے میرے
۱۷ صفر ۸۹۶ھ [illegible]	اے خدا شیخ محمد رہنما کیواسطے	ردولی
کر عطا راہِ شریعت روئے احمدؐ سے مجھے		اور دکھا نور حقیقت خوئے احمدؐ سے مجھے
۱۷ صفر ۸۸۲ھ	شیخ احمد عارف صاحب عطا کیواسطے	ردولی
کھول دے راہِ طریقت قلب پر یا حق میرے		کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق میرے
۱۵ جمادی الثانی ۸۳۶ھ	احمد عبدالحق شہ ملک بقا کیواسطے	ردولی
دین و دنیا کا نہیں ہے کار کچھ جاہ و جلال		ایک ذرہ درد کا یا حق میرے دل میں تو ڈال
۵ ذیقعدہ ۷۶۵ھ یا ربیع الاول	شہ جلال الدین کبیر اولیا کیواسطے	پانی پت
دے کے مدد ظلمت عصیان سے میرا شمس دین		کر منور نور سے عرفان کے میرا شمس دین
۱۹ شعبان یا ۱ جمادی الثانی ۷۱۶ھ	شیخ شمس الدین ترک باضیا کیواسطے	پانی پت
دے مجھے اللہ رکھ ہر وقت [illegible] نہار		عشق میں اپنے مجھے دے صبر و بیتاب و قرار
۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ	شیخ علاؤ الدین صابر بارضا کیواسطے	پیران کلیر
دے ملاحت مجھکو حق نمکینی ایمان سے		اور حلاوت بخش گنج شکر عرفان سے
۵ محرم ۶۶۴ھ یا [illegible]	شہ فرید الدین شکر گنج بقا کیواسطے	پاک پٹن
عشق کی رہ میں ہوئے جو ان اولیا اکثر شہید		خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید

۲۴ یا ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ	خواجہ قطب الدین مقتول ولا کیواسطے	دہلی
بے تیرے ہے نفس و شیطان پے ایمان و دین		جلد ہو آکر مرا یارب مددگار و معین
۶ رجب ۶۳۳ھ میں اختلاف بہت ہے	شہ معین الدین حبیب کبریا کیواسطے	اجمیر
یاالٰہی بخش ایسا بیخودی کا مجھکو جام		جس سے اوٹھ جا پردۂ شرم و حیا و ننگ و نام
۵ شوال ۶۱۷ھ یا ۵۶، یا ۵۹	خواجہ عثمان باشرم و حیا کیواسطے	مکہ معظمہ متصل مکان شریف صاحب
دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار		زندہ کر ذکر شریف حق سے اے پروردگار
	شہ شریف زندنی با اتقا کیواسطے	
آتش شوق اس قدر دل میں مرے بھڑکا ودود		ہر بن مو سے مرے نکلے تیری الفت کا دود
۷ ،، ۵۲۷ھ	خواجہ مودود چشتی پارسا کیواسطے	چشت
رحم کر مجھ پر تو اب جادۂ ضلالت سے نکال		بخش عشق و معرفت کا مجھکو یارب ملک و مال
یکم جمادی الاول ۴۵۹ھ	شاہ ابو یوسف شہ شاہ و گدا کیواسطے	چشت
مست و بیخود بنا دے بوئے محمد سے مجھے		محترم کر خواری کوئے محمد سے مجھے
۴ ربیع الاول ۴۱۱ھ	بو محمد محترم شاہ ولا کیواسطے	
صدقہ احمد کے یہ ہے التجا تیری ذات سے		کر بدل کر دست میرے عصیاں کو حسنات سے
۳۵۵ھ	احمد ابدال چشتی باسخا کیواسطے	چشت
حد سے گذرا رنج فرقت اب تو اے پروردگار		کر مری شام خزاں کو وصل سے روز بہار
۱۴ ربیع الاول یا آخر ۳۲۹ھ	شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کیواسطے	عکہ از بلاد شام

شادی و غم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر		اپنے درد و غم سے یارب دلکو میرے شاد کر
۱۴ محرم سنہ ۲۹۹ھ	خواجہ ممشاد علوی بو العلا کے واسطے	
ای خدا تو ہی مری نزدیک مین اندہا ہون آہ		بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آوے نظر
۷ شوال سنہ ۲۷۹ھ	بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کے واسطے	بصرہ
عیش و عشرت سے دو عالم کے نہین مطلب مجھے		چشم گریان سینہ بریان کر عطا یارب مجھے
۱۴ یا ۲۴ شوال سنہ ۲۵۲ھ	شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا کیو اسطے	بصرہ نزد دیعقف
نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے		بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے
یکم شوال یا سنہ ۱۶۱ / ۱۶۶ھ	شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کے واسطے	در شام علی الاصح
راہزن میری ہین دو قزاق با گزر گران		تو پہنچ فریاد کو میرے کہین ای مستعان
محرم سنہ ۱۸۷ھ	شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کیو اسطے	مکہ معظمہ
کر میرے دل سے تو ای واحد دوئی کا دور نقش		دلمین اور آنکھوں مین پھر وہ سر بسر خط انگار نور
۲۷ صفر یا سنہ ۱۷۶ / ۱۷۷ھ	خواجہ حبیب اللہ عجمی فرید شاہ کیو اسطے	بصرہ
کر عنایت مجھ کو توفیق حسن ای ذو المنن		تاکہ ہون سب کام میرے تیری حجت سے حسن
یکم رجب یا ۴ محرم سنہ ۱۱۰ھ اسمین اختلاف بہت ہے	شیخ حسن بصری امام اولیا کیو اسطے	بصرہ
دور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے آہ		کھول دے آنکھین در علم حقیقت سے مری
۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ	ہادی عالم علی مرتضی کے واسطے	نجف اشرف غالبًا
کچھ نہین مطلب مجھے عالم کے گل و گلزار سے		کر مشرف مجھ کو تو دیدار پُر انوار سے

۵۱	سرور عالم محمد مصطفٰی کے واسطے	مدینہ طیبہ زادہ اللہ تعالیٰ نورہا

آپڑا در پر تیرے مین ہر طرف سی ہو ملول | کر تو ان نامونکی برکت سی دعا میری قبول
یا الٰہی اپنی ذات کبریا کے واسطے

ان بزرگونکی تئین یارب غرض ہر کار مین | کر شفاعت کا وسیلہ اپنی تو دربار مین
مجھ ذلیل و خوار و مسکین و گدا کے واسطے

اس دوئی نے کر دیا ہی دور وحدت سی مجھے | کر دوئی کو دور کر پر نور وحدت سے مجھے
تا ہون سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل و پرواز مجھے | کر فدا اس ہوش سی بیہوش و مستانہ مجھے
یا حق اپنے عاشقانِ باوفا کیواسطے

کشمکش سے نا امیدی کی ہوا ہون مین تباہ | دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنی نگاہ
یارب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسطے

چرخِ عصیان سر پہ ہی زیر قدم بحر الم | چار سو ہی فوج غم کر جلد اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کیواسطے

گرچہ مین بدکار و نالائق ہون اے شاہ جہان | پر تیرے در کو تیاگ اب چھوڑ کر جاؤن کہان
کون ہی تیرے سوا مجھ بینوا کیواسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدونکو واسطے | اور تکیہ زہد کا ہی زاہدونکی واسطے
ہے عصا آہ مجھ بے دست و پا کیواسطے

زی فقیری چاہتا ہوں نی ... ے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب

درود ... یہہ کو خدا کے واسطے

عقل و ہوش و فکر اور نعمائی دنیا بیشمار ... کی عطا تو نے مجھ پر اب تو ای پروردگار

بخش وہ نعمت جو کام آوی سدا کیواسطے

گرچہ عالم میں الٰہی ہیں بسیار کی ... پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق تیری دربار کے

جان و دل لایا ولی تجھپر فدا کیواسطے

گرچہ یہہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے ... پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے

کشتگانِ تیغِ تسلیم و رضا کیواسطے

حد سے ابتر ہو گیا ہی حال مجھ ناشاد کا ... کر میری امداد اللہ وقت ہی امداد کا

اپنی لطف و رحمتِ بے انتہا کے واسطے

جس نے یہہ شجرہ دیا ہی جس نے یہہ شجرہ لیا ... جس نے یہہ شجرہ پڑھایا جس نے یہ شجرہ پڑھا

بخشدیجیو سب کو ان اہل صفا کیواسطے

الٰہی ان بزرگوں کے صدقہ سے بندۂ ناچیز

اور اوس کے دینی ... کو اپنی محبت و معرفت اور رضا

و استقامت اور حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین بحرمتہ سید المرسلین صلی اللہ

علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریتہ اجمعین

خداوندا باین پیران عظ — انجام

بحق آل و ازواج و باصحاب — بجملہ اولیاء ابدال و اقطاب

بغوث و فرد و ابرار و باوتاد — بعشاق و بعباد و بزہاد

زدست نفس کافر کیش خونخوار — الہ العالمین ما را نگہدار

بسجود مشغول دار اندر حیاتم

اگر میرم بدہ یارب نجاتم